باخبر، پُراثر، نقیبِ فکرونظر

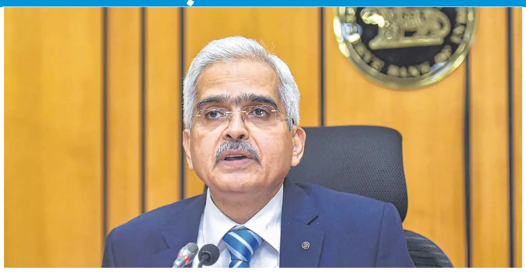
عصرِ حاضر ای پیپر

ASR-E-HAZIR

22رجمادی الاخری 1444ھ | مطابق 15رجنوری 2023ء | بروز ہفتہ | جلد:(۳) | شمارہ:(۱۰) | صفحات:(۸)

'کرپٹو کرنسی' جوئے کے سوا کچھ نہیں، اس کی قیمت صرف ایک دھوکہ ہے

ان دھوکہ باز کرنسیوں کو ختم کرنے ہی ڈیجیٹل کرنسی کو 'ای-روپے' کی شکل میں متعارف کروایا گیا: آر بی آئی گورنر



ممبئی: 14رجنوری (ذرائع) ریزرو بینک آف انڈیا (آر بی آئی) کے گورنر شکتی کانت داس نے جمعہ کو کرپٹو کرنسیوں پر مکمل پابندی لگانے کی اپنی اپیل کو کا اعادہ کرتے ہوئے کہا کہ کرپٹو جوئے کے سوا کچھ نہیں ہے اور اس کی نام نہاد قیمت محض ایک دھوکہ ہے۔ آر بی آئی نے حال ہی میں اپنی ڈیجیٹل کرنسی (سینٹرل بینک ڈیجیٹل کرنسی) کو 'ای-روپے' کی شکل میں متعارف کرایا ہے تاکہ کرپٹو کرنسیوں پر لگام لگائی جاسکے اور دیگر مرکزی بینکوں پر برتری حاصل کی جاسکے۔ شکتی کانت داس نے جمعہ کو یہاں میڈیا ہاؤس کے ایک پروگرام میں کہا کہ کرپٹو کرنسی کے حامی اسے اثاثہ یا مالیاتی مصنوعات کہتے ہیں لیکن اس کی کوئی موروثی قدر نہیں ہے۔ ایک ٹیولپ بھی نہیں۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ پچھلی صدی کے آغاز میں ٹیولپ پھول کی مانگ بہت بڑھ گئی تھی اور اس کی قیمت آسمان پر پہنچ گئی تھی۔ لوگ کسی بھی قیمت پر ٹیولپس حاصل کرنا چاہتے تھے۔ گورنر نے کہا ''ہر اثاثہ، ہر مالیاتی پروڈکٹ کی کوئی نہ کوئی بنیادی قیمت ہونی چاہیے لیکن کرپٹو کے معاملے میں کوئی موروثی قدر نہیں ہے۔ یہاں تک کہ ایک ٹیولپ بھی نہیں اور کرپٹو کی مارکیٹ ویلیو میں اضافہ محض ایک دھوکہ ہے۔'' انہوں نے کہا کہ اسے بہت واضح طور پر کہیں تو یہ ایک جوا ہے۔ آر بی آئی کے گورنر نے اصرار کیا کہ ہم اپنے ملک میں جوئے کی اجازت نہیں دیتے اور اگر آپ جوئے کی اجازت دینا چاہتے ہیں تو پھر اسے جوا ہی سمجھیں اور جوئے کے اصول بھی طے کریں لیکن کرپٹو مالیاتی مصنوعات نہیں ہے۔ سادہ زبان میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ کرپٹو کرنسی ایک ڈیجیٹل یا ورچوئل کرنسی ہے۔ یہ ورچوئل کرنسی خفیہ نگاری کے ذریعے محفوظ ہے۔ اس کرنسی کے ذریعے صرف آن لائن لین دین کیا جاسکتا ہے، اس میں کسی تیسرے فریق کا کوئی عمل دخل نہیں ہے۔ کرپٹو کرنسی پر کسی ملک کی حکومت یا بینک کا کوئی کنٹرول نہیں ہے اور نہ ہی کوئی اتھارٹی کرپٹو کرنسی کی قیمت کا فیصلہ کرسکتی ہے۔ آج دنیا میں کرپٹو کرنسی کی سینکڑوں شکلیں موجود ہیں اور بٹکوئن، ایتھر، لائٹکوئن اور مونارو کچھ مشہور کرپٹو کرنسی ہیں۔ بٹکوائن کو دنیا کی پہلی کرپٹو کرنسی سمجھا جاتا ہے اور اسے 2009 میں ساتوشی ناکاموتو نے تیار کیا تھا۔ یہ ایک غیر مرکزی کرنسی ہے، یعنی اس پر کسی حکومت یا ادارے کا کنٹرول نہیں ہے۔ قیمت میں مسلسل اضافے کی وجہ سے لوگوں میں اس کرنسی کی طرف بہت زیادہ کشش ہے۔

سعودی خاتون اقوام متحدہ میں سیاسی امور کی انچارج



ریاض: سعودی خاتون وکیل جود الحارثی کو اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل انتونیو گوترش کے دفتر میں سیاسی امور کا انچارج مقرر کیا گیا ہے۔ الاخباریہ کے مطابق جود الحارثی اس سے قبل اقوام متحدہ میں سیاسی امور کے ادارے میں کام کر چکی ہیں۔ وہ قیام امن کے شعبے سے منسلک رہی ہیں۔ جود الحارثی اقوام متحدہ کے ماتحت جنیوا بین الاقوامی کانفرنس میں اسلامی تعاون تنظیم (او آئی سی) کی نمائندگی کر چکی ہیں۔ انہیں یورپی ممالک میں او آئی سی کی جانب سے نوجوانوں کی نمائندگی کا اعزاز بھی ہے۔ جود الحارثی نے بین الاقوامی قانون اور سیاسی امور کی تعلیم برطانیہ کی سوانزی یونیورسٹی سے حاصل کی ہے۔

جوشی مٹھ بحران: شہر کے غرق ہونے کی رفتار میں تیزی سے اضافہ

خوفزدہ مکینوں کے انخلا کا سلسلہ جاری

دہرادون: جوشی مٹھ میں بڑے پیمانے پر مکانات اور دیگر تعمیرات میں دراڑیں پڑنے اور زمین کے دھنسنے کے درمیان شہر پر وجود کا خطرہ منڈلا رہا ہے۔ شہر کے ایک بڑے حصہ کے غرق ہونے کا سلسلہ وقت کے ساتھ تیز ہوتا جارہا ہے اور اس پر تحقیق بھی کی جارہی ہے۔ تازہ رپورٹ کے مطابق گزشتہ 12 دنوں میں زمین کے دھسنے کی رفتار میں اضافہ ہوا ہے۔ دریں اثنا، غیر محفوظ قرار دیئے گئے دو ہوٹلوں کو گرانے اور متاثرہ افراد کو محفوظ مقامات پر منتقل کرنے کا عمل جاری ہے۔ خوفزدہ لوگ نم آنکھوں کے ساتھ اپنے گھروں کو چھوڑنے پر مجبور ہیں۔ کچھ لوگ اپنے رشتہ داروں کے پاس رہنے چلے گئے ہیں، جبکہ کئی متاثرہ افراد عارضی ریلیف کیمپوں میں رہنے پر مجبور ہیں۔ گزشتہ روز ریاستی کابینہ نے متاثرہ لوگوں کو ریلیف فراہم کرنے کے لیے کئی فیصلے بھی لیے، جن میں ان کے مکانات کے کرایے کی رقم بڑھا کر 5000 روپے ماہانہ کرنا، ان کے بجلی اور پانی کے بل چھ ماہ کے لیے معاف کرنا اور بینکوں کی جانب سے قرضوں کی وصولی ایک سال کے لیے ملتوی کر دینا شامل ہیں۔ دریں اثنا، چمولی میں ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی نے کہا کہ جمعہ کو جوشی مٹھ کے مزید 25 خاندانوں کو عارضی ریلیف کیمپوں میں منتقل کیا گیا۔ ان کیمپوں میں متاثرین کو سردی سے بچانے کے انتظامات کئے گئے ہیں۔ متاثرین کے لیے کمبل کے ساتھ اناج کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ جن عمارتوں میں دراڑیں پڑی ہیں ان کی تعداد فی الحال 760 ہے اور ان میں سے 147 کو غیر محفوظ قرار دیا گیا ہے۔ وزیر اعلی پشکر سنگھ دھامی نے کہا کہ اب تک جوشی مٹھ کے 90 خاندانوں کو منتقل کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے ایک بار پھر واضح کیا کہ فی الحال کسی کا گھر نہیں گرایا جارہا ہے اور ضرورت کے مطابق ہی خالی کرایا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں انہوں نے کہا کہ جوشی مٹھ میں سروے ٹیمیں اپنا کام کر رہی ہیں۔ متاثرین کو ہر ممکن مدد فراہم کرنے کے لیے اپنی حکومت کے عزم کا اعادہ کرتے ہوئے، دھامی نے کہا کہ متاثرہ خاندانوں کو 1.5 لاکھ روپے کی عبوری امداد دی جارہی ہے اور اس کی تقسیم بھی جمعرات سے شروع ہوگئی ہے۔

''مولانا ارشد مدنی شدت پسندوں کا مقدمہ لڑتے ہیں'' یتی نرسمہانند سروتی کا متنازعہ بیان

مظفر نگر: ریاست اتر پردیش کے ضلع مظفر نگر میں ڈاسنا مندر کے پجاری اور جونا اکھاڑہ کے مہامنڈلیشور یتی نرسمہانند سرسوتی نے جمعیت علمائے ہند اور مولانا ارشد مدنی کے حوالے سے متنازع بیان دیتے ہوئے کہا کہ 'مولانا ارشد مدنی ایک ایسی شخصیت ہیں جو ہر شدت پسند کا مقدمہ لڑتے ہیں۔ ارشد مدنی اس تنظیم کے سربراہ ہیں جنہوں نے پوری دنیا میں تہلکہ مچا رکھا ہے۔ بھارت کی تقسیم بھی دارالعلوم دیوبند نے کی تھی جس کے سربراہ آج ارشد مدنی ہیں۔ جمعیت علمائے ہند کو آپ گوگل پر سرچ کر سکتے ہیں۔ ارشد مدنی ہندوؤں کو مارنے والے تمام شدت پسندوں کا مقدمہ لڑتے ہیں۔ نرسمہا نے کہا کہ 'ارشد مدنی کچھ بھی کر سکتے ہیں۔ ارشد مدنی میں بڑی طاقت ہے۔ بڑے بڑے رہنما ارشد مدنی کے قدموں میں جھک رہے ہیں۔ ارشد مدنی کی بات اس ملک میں پوری ہوتی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ہریدوار میں ہم نے ہندو بچاؤ مورچہ ایک نئی تنظیم بنائی ہے۔ اس سے متعلق میں مظفر نگر آیا ہوں۔ میرے یہاں بہت سے دوست رہتے ہیں اور کئی ہندو تنظیمیں ہمارے ساتھ کھڑی ہیں۔ ہندوؤں کو اتنا خطرہ ہے جتنا پہلے کبھی نہیں تھا۔ لاکھوں ہندوؤں کے قتل کے باوجود آج تک کسی بین الاقوامی فورم پر ہندوؤں کا معاملہ نہیں اٹھایا گیا۔ یتی نرسمہا سرسوتی نے کہا کہ ہندوؤں کے ساتھ اتنے واقعات ہوتے ہیں۔ اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے، ہندوؤں کا مسئلہ اٹھانے کے لیے، پوری دنیا کو ہندوؤں پر ہونے والے مظالم کو دکھانے کے لیے ہم نے یہ تنظیم بنائی ہے۔ بہار کے وزیر تعلیم کے بیان پر انہوں نے کہا کہ ایسے شخص کے بارے میں بات کرنا بھی خود کو نیچا دکھانے کے برابر ہے۔ جس ریاست کا وزیر تعلیم ایسا ہو تو وہاں کی حکومت کا کیا حال ہوگا، آپ خود سوچ سکتے ہیں، یہ جمہوریت کے نام پر دھبہ ہے۔ ان کے بارے میں زیادہ بحث کرنا ان کو بڑھاوا دینے کے برابر ہے۔ دوسری طرف راہل گاندھی کے مہابھارت کے کوروں پانڈووں کے بارے میں دیے گئے بیان پر انہوں نے کہا کہ یہ ایک محض ایک مزاحیہ بیان ہے۔ راہل گاندھی اپنے دورے سے اس ملک کی تمام سناتن مخالف طاقتوں کو متحد کر رہے ہیں۔ ہندوؤں کو اسے مذاق کے طور پر نہیں لینا چاہیے بلکہ اسے سنجیدگی سے لینا چاہیے۔

مرکزی وزیر ٹرانسپورٹ نتن گڈکری کو جان سے مارنے کی دھمکی



نئی دہلی: 14رجنوری۔ مرکزی وزیر برائے ٹرانسپورٹ نتن گڈکری کو جان سے مارنے کی دھمکی دی گئی ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق ناگپور میں نتن گڈکری کے دفتر میں دو مرتبہ فون کر انھیں مارنے کی دھمکی دی گئی ہے، جس کے بعد پولیس الرٹ ہوگئی ہے اور تحقیقات بھی شروع کر دی گئی ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ دھمکی آمیز فون آج صبح 11.30 بجے سے 12.30 بجے کے درمیان آئے ہیں۔ یعنی ایک گھنٹہ کے درمیان ہی دو بار دھمکی آمیز فون کیے گئے۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق ہفتہ کی صبح ساڑھے گیارہ سے ساڑھے بارہ بجے کے درمیان دونوں مرتبہ فون گڈکری کے رابطہ عامہ دفتر میں آئے۔ اس میں تاوان کا مطالبہ کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ ایسا نہیں ہوا تو مرکزی وزیر گڈکری کو جان سے ماردیں گے۔ ایسی بھی خبریں سامنے آرہی ہیں کہ فون کرنے والے داؤد کا نام بھی لیا ہے۔ ایک میڈیا رپورٹ میں دھمکی آمیز فون تین مرتبہ آنے کی بھی بات کہی گئی ہے۔ اس کی خبر فوری طور پر گڈکری کے رابطہ عامہ دفتر کے لوگوں نے پولیس کو دی۔ خبر ملتے ہی سینئر پولیس افسران گڈکری کے دفتر میں پہنچ گئے اور تحقیقات شروع کر دی۔ واضح رہے کہ نتن گڈکری کا شمار مودی حکومت کے ان وزراء میں ہوتا ہے جو اپنا کام ذمہ داری کے ساتھ کرتے ہیں اور عوامی مسائل پر توجہ دیتے ہیں۔ نتن گڈکری سوشل میڈیا پلیٹ فارمس پر بھی سرگرم رہتے ہیں۔ ٹوئٹر اور فیس بک کے ساتھ ساتھ ان کا اپنا یوٹیوب چینل بھی ہے۔ انھوں نے ایک بار خود بتایا تھا کہ کس طرح انھوں نے سوشل میڈیا سے کمائی شروع کر دی ہے۔

مراد آباد میں ہجومی تشدد کا تازہ واقعہ

جے شری رام نہ بولنے پر مسلم تاجر کو کپڑے اتار کر بیلٹ سے پیٹا گیا

مراد آباد: 14رجنوری (ذرائع) اتر پردیش کے مراد آباد کے رہائشی ایک مسلم کاروباری کے ساتھ موب لنچنگ کی واردات انجام دی گئی ہے۔ نیوز پورٹل 'اے بی پی' کے مطابق مسلم کاروباری عاصم حسین کو شرپسندوں نے تشدد کا نشانہ بنایا ان کا کہنا ہے کہ وہ پیتل کا کاروبار کرتے ہیں اور اسی سلسلہ میں دہلی گئے تھے۔ واپس لوٹتے وقت وہ پدماوت ایکسپریس کے جنرل ڈبے میں سوار تھے۔ جس وقت ٹرین ہاپوڑ اسٹیشن پر ٹھہری تو اس میں کچھ نوجوان داخل ہو گئے، جنہوں نے چلتی ٹرین میں ان کے ساتھ مارپیٹ شروع کر دی۔ عاصم نے کہا کہ حملہ آوروں نے ان کی داڑھی کھینچی اور انہیں چور قرار دے کر تشدد کا نشانہ بنایا۔ عاصم حسین نے بتایا کہ حملہ آوروں نے انہیں جے شری رام کا نعرہ لگانے کو کہا اور جب انہوں نے ایسا کرنے سے انکار کیا تو انہوں نے ان کے کپڑے اتار دیئے اور بیلٹ سے بری طرح مارنا شروع کر دیا اور انہیں اس حد تک زدوکوب کیا کہ وہ بے ہوش ہو گئے۔ انہوں نے بتایا کہ واقعہ کے وقت ٹرین کے ڈبے میں کافی لوگ موجود تھے لیکن کسی نے انہیں بچانے کی کوشش نہیں کی اور غنڈے انہیں مارتے رہے۔ اسی دوران جب ٹرین مراد آباد اسٹیشن کے قریب پہنچی تو پلیٹ فارم سے پہلے ہی کسی نے انہیں ٹرین سے نیچے پھینک دیا۔ رات کو وہ ایک جاننے والے کی مدد سے گھر پہنچے۔ خوف کی وجہ سے انہوں نے اس واقعہ کی پولیس میں شکایت بھی درج نہیں کرائی لیکن کسی نے اس واقعے کی ویڈیو بنا کر سوشل میڈیا پر وائرل کر دی۔ ویڈیو دیکھنے کے بعد ریلوے پولیس بھی حرکت میں آگئی اور اپنی سطح پر کارروائی کی۔ جی آر پی مراد آباد کے سی او کا کہنا ہے کہ ٹرین میں لنچنگ کے واقعہ میں ملوث دو نوجوانوں کو پولیس نے بریلی ریلوے اسٹیشن سے گرفتار کر لیا ہے لیکن متاثرہ نے اس معاملے میں شکایت نہیں کی، اس لیے پولس ان کا انتظار کر رہی تھی۔ وہیں، دوسری طرف ویڈیو وائرل ہونے کے بعد متاثرہ تاجر نے مراد آباد جی آر پی میں اپنے ساتھ پیش آنے والے واقعہ کی شکایت درگ کرادی ہے۔ پولیس نے اس معاملے میں دو ملزمان کو گرفتار کیا ہے اور اس پورے معاملے کی جانچ کی جارہی ہے۔

سکھ فوجیوں کے لیے ہیلمٹ کی شرط پر تنازعہ

انڈیا میں سکھوں کے مذہبی اداروں اور سیاسی رہنماؤں نے فوج میں سکھوں کے لیے ہیلمٹ پہننا لازمی قرار دیے جانے کے فیصلے کی مخالفت کی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ روایتی پگڑی سکھوں کی مذہبی شناخت کا اہم جزو ہے اور اسے دبایا نہیں جاسکتا۔انڈین فوج نے حال میں سکھ فوج کے لیے مخصوص بیلسٹک ہیلمیٹ خریدنے کا آرڈر کیا ہے۔ انڈین فوج میں سکھوں کی ایک بڑی تعداد ہے اور انھیں ان کی مذہبی روایات کے تحت ہیلمٹ پہننے سے ابھی تک استثنیٰ حاصل تھا۔وزارت دفاع نے 400 میٹر کی دوری سے فائر کی گئی بلیٹ سے تحفظ فراہم کرنے کے لیے سکھ فوجیوں کے لیے مخصوص ساخت کے 12730 ہیلمٹ کی خریداری کے لیے ٹینڈر جاری کر دیا ہے۔ان میں 8911 بڑے سائز کے ہیں اور 3819 ایکسٹرا بڑے سائز کے ہیں۔فوج کی سکھ رجمنٹ، سکھ لائٹ انفینٹری اور پنجاب رجمنٹ میں سکھ فوجیوں کی بڑی تعداد ہے۔سکھوں کو ان کی مذہبی روایت کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ہیلمٹ سے مستثنیٰ رکھا گیا تھا۔لیکن اب فوج نے دوسرے فوجیوں کی طرح سکھ فوجیوں کو بھی بہتر تحفظ فراہم کرنے کے لیے مخصوص ہیلمٹ خریدنے کا فیصلہ کیا ہے۔ہیلمٹ کے لیے ٹینڈر جمع کرنے کی آخری تاریخ 27 جنوری ہے۔اور انھیں خریدنے کا فیصلہ اس کے بعد ہی کیا جانا ہے۔انڈین فوج سکھوں کی مذہبی روایات بالخصوص پگڑی کے سلسلے میں بہت حساس رہی ہے۔ہیلمٹ کا فیصلہ خطرناک حالات میں بہتر تحفظ فراہم کرنے کے نکتہ نظر سے کیا گیا ہے۔ چونکہ یہ حساس معاملہ ہے اس لیے کافی صلاح ومشورے اور سیاسی سطح پر منظوری کے بعد ہی یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔سکھ گرودواروں کا انتظام دیکھنے والی شرومنی گرودوارا پربندھک کمیٹی کے صدر ہر جندر سنگھ دھامی نے وزیر دفاع کو لکھے گئے ایک خط میں ہیلمٹ کے فیصلے کو فوراً واپس لینے کا مطالبہ کیا ہے۔انھوں نے کہا ہے کہ ایک سکھ فوجی کو اس کی پگڑی اتروا کر اس کی جگہ ہیلمٹ پہننے کا حکم دینا تاکہ اس سے بہتر تحفظ ہو سکے اس بات کا عکاس ہے کہ فیصلہ کرنے والے نہ سکھوں کی نفسیات اور نہ ہی پگڑی سے سکھوں کی گہری مذہبی وابستگی سے واقف ہیں۔امرتسر میں جاری کیے گئے ایک بیان میں ہر جندر دھامی نے کہا کہ ’پگڑی محض ایک کپڑا نہیں ہے۔یہ روحانی اور دینی اہمیت کے علاوہ سکھوں کی شناخت کی علامت بھی ہے۔پگڑی سے سکھوں کی وابستگی سکھوں کے افتخار اور گروؤں کی تعلیمات پر عمل کرنے کی عکاس ہے۔‘انھوں نے کہا کہ سکھ فوجیوں کو ہیلمٹ پہننے کے لیے مجبور کرنے کے فیصلے سے سکھوں کے مذہبی جذبات مجروح ہوئے ہیں۔سکھوں کے مقدس ترین مقام اکال تخت کے جتھے دار (سربراہ) گیانی ہرپریت سنگھ نے ہیلمٹ کے فیصلے کو سکھ شناخت پر حملہ قرار دیا ہے۔انھوں نے مرکزی حکومت اور فوج سے اس فیصلے کو فوراً واپس لینے کا مطالبہ کیا ہے۔انھوں نے کہا ہے کہ پگڑی کو ہیلمٹ سے تبدیل کرنے کی کسی کوشش کو سکھوں کی شناخت کو دبانے کی کوشش سے تعبیر کیا جائے گا۔انھوں نے کہا کہ ’دوسری عالمی جنگ کے دوران اسی طرح کی کوشش برطانوی حکمرانوں نے بھی کی تھی لیکن اس وقت بھی سکھوں نے اسے مسترد کر دیا تھا۔‘پگڑی کسی سکھ کے سر پر 5-7 میٹر کا محض ایک کپڑا نہیں ہے بلکہ یہ ہمارے گروؤں کے ذریعے دیا گیا تاج ہے۔ یہ ہماری منفرد شناخت کی علامت ہے۔‘پنجاب کی سیاسی جماعت اکالی دل نے بھی اس کی مخالفت کی ہے۔ پارٹی کے صدر سکھبیر سنگھ بادل نے کہا کہ ’حکومت نے سکھوں کے لیے ہیلمٹ پہننا لازمی قرار دینے کا جو فیصلہ کیا ہے وہ سکھوں کی مذہبی شناخت پر حملہ ہے۔میں حکومت سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس فیصلے پر نظر ثانی کرے۔‘سکھ مذہب میں پیروکاروں کے لیے پانچ چیزیں لازمی قرار دی گئی ہیں۔کیش یعنی سر اور داڑھی کے بال نہ کاٹنا لکڑی کا کنگھا، ہاتھ میں پہننے والا کڑا یعنی سٹیل کا کنگن، تلوار نما کرپان، کشہرا یعنی زیر جامہ، پگڑی جسے مذہبی روایت میں دستار کہا جاتا ہے اسے کیش یعنی سر کے بال کا لازمی جزو مانا جاتا ہے۔سکھ امریکہ، کینیڈا اور یورپ کے بیشتر مما لک میں آباد ہیں۔ان میں فرانس کو چھوڑ کر تقریباً سبھی ملکوں میں فوج میں سکھوں کو پگڑی پہننے کی اجازت ہے۔نئی نسل کے بہت سے سکھ مذہبی روایت کے برعکس سر کے بال کٹوانے لگے ہیں اور وہ پگڑی کا بھی استعمال نہیں کرتے۔سکھ مذہبی روایت میں یہ بھی ہے سکھ مرد اپنے سر پر پگڑی اور خواتین دوپٹے سے اپنا سر ڈھانپیں۔ہیلمٹ اور اس طرح کی کسی اور چیز سے سر ڈھکنے کو ٹوپی تصور کیا جاتا ہے، جسے پہننے کی ممانعت ہے۔سنہ 1998 میں پنجاب ہائی کورٹ نے بائک چلانے والے صرف ان سکھوں کو ہیلمٹ سے استثنیٰ دیا تھا جو گری پہنتے ہیں۔لیکن اس فیصلے کے خلاف شدید احتجاج ہوا تھا۔سنہ 2018 میں چندی گڑھ میں انتظامیہ نے بائک اور سکوٹر چلانے والے اور پیچھے بیٹھنے والی سکھ خواتین کے لیے ہیلمٹ لازمی قرار دیا تھا۔لیکن سکھ مذہبی تنظیموں اور سیاسی جماعتوں کی شدید مزاحمت کے بعد یہ فیصلہ واپس لے لیا گیا تھا۔

اظہار رائے

ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

نشہ: ایک ناسور.............

از: فرحان بارہ بنکوی

دین اسلام ایک آفاقی مذہب ہے۔ یہ ایسا فطری دین ہے، جس کا ہر ہر حکم انسانیت کی فلاح و بہبود کے لیے اور نسل انسانی کے لیے آبِ حیات کے مانند ہے۔اس نے انسان کو ہر اس چیز سے منع اور ہر اس کام سے روکا ہے، جو انسان کے لیے مضرت رساں ہو۔اس نے تمام غلط امور کے ارتکاب سے منع کیا اور اس کی سزائیں مقرر کیں؛ تاکہ انسان اسی خوف کی بنا پر مضر چیزوں سے باز رہے۔انسان چونکہ جلد باز اور بے صبرا پیدا کیا گیا ہے اور اس کا ذہن و دماغ اس قدر دور رس نہیں ہوتا کہ وہ خدائے حکیم وخبیر کی منشا اور اس کے پس پردہ مقاصد کو بہ آسانی پا سکے؛ اسی بنا پر وہ بعضے ایسے امور کا ارتکاب کر بیٹھتا ہے کہ جن میں متعدد مفاسد پنہاں ہوتے ہیں، اور بے شمار مفاسد کا جنم اسی ایک امر ممتنع سے ظہور پذیر ہوتا ہے۔انہیں نواہیٔ الٰہیہ میں سے ایک مُنشّیات ہے۔آج کل نوجوان نسل فیشن کے نام پر نشے کی اس قدر عادی ہو چکی ہے، کہ ان کو بھلے برے کی تمیز بھی نہیں رہی۔اس نشہ خوری کا آغاز کُول (Cool) اور ماڈرن بننے کے نتیجے میں ہوتا ہے اور ابتداءً سگریٹ کے ایک آدھ شوقیہ کش لگانے اور پان مسالہ کی سپاری کے چند دانے سے ہی نشہ خوری کی داغ بیل پڑتی ہے۔والدین کے لیے اولاً خود نشہ بازی سے دور رہنا اور پھر اپنے نونہلان کی تربیت کے واسطے ہر نشہ آور شے سے ان کو تا بہ مقدور باز رکھنے کی سعیٔ پیہم اور جہدِ مسلسل ناگزیر ہے۔نشہ خوری کی لت نے نوجوانوں کو موت وحیات کے دوراہے پر کھڑا کر دیا ہے، جہاں سے تکلیف ومصائب سے پُر، صعوبت وایذا سے معمور ایک ایسی راہ گذر ہے، جو ایک ایسی خوف ناک منزل کی طرف لے جاتی ہے کہ جہاں انسان موت وحیات کے کشمکش میں مبتلا رہتا ہے۔اس کی مابقیہ حیاتِ مستعار صرف، تکلیف ومصائب، رنج والم حاصل میں بسر ہوتی ہے اور تمام زندگی کفِ افسوس ملنے پڑتے ہیں۔اس نشہ خوری کی عادت نے نوجوانانِ ملک وملت کو ایسی راہ پر گامزن کر دیا ہے کہ جہاں سے زیست کا دامن تنگ نظر آتا ہے۔اس بدخوئی سے متعدد نقصانات ظہور پزیر ہوتے ہیں۔نشہ خوری کی لت کی وجہ سے انسان کا مال ومنال اس طرح ضائع ہوتا ہے کہ اس کا علم و ادراک بھی نہیں ہوتا۔نشہ خوری کی لپیٹ میں آکر اکثر نوجوان خود کو ہلاکت کے منہ میں ڈھکیلتے ہیں اور اس کی شروعات چند دانے سپاری کے کھانے اور سگریٹ کے ایک آدھ کش شوقیہ لگانے سے ہوتا ہے اور پھر انسان رفتہ رفتہ اور سگریٹ نوشی کے مراحل بتدریج طے کر کے اس کا اسیر ہو چکا ہوتا ہے۔اب اس سے سگریٹ کا تعلق اسی صورت میں منقطع ہوسکتا ہے؛ جب فرشتۂ اجل اس کے سامنے پروانۂ نجات لیے حاضر ہوتا ہے۔اس نشہ خوری اور سگریٹ نوشی کے سے دل و دماغ مفلوج ہو جاتے ہیں، صحیح غلط کا امتیاز کرنے صلاحیت ختم ہو جاتی ہے، اچھے اور برے میں فرق کرنا اس کے لیے کسی پہاڑ کو منتقل کرنے جیسا امر عظیم اور دشوار کن ہوتا ہے۔نوعمر بچے نشہ آور ادویہ، چرس، افیون، سگریٹ، پان مسالہ، تمباکو، یہاں تک کہ بعضے لوگ پٹرول کا استعمال کر کے اپنی نشہ بازی کی طلب پوری کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔اس نشہ بازی میں نوجوان ہی نہیں؛ بلکہ کم عمر بچے، کم سن بچیاں، نوخیز لڑکیاں، عمر دراز مرد اور سن رسیدہ عورتیں، بہ فرقِ تناسب سبھی شامل ہیں۔نشہ آور انجیکشن، سیرپ وادویات کا استعمال موجودہ وقت میں کسی صاحب بصیرت سے ڈھکا چھپا معاملہ نہیں ہے۔معاشرے میں رہنے والا ہر فردِ بشر اس حقیقت سے بہ خوبی واقف ہے۔جو والدین خود نشہ کرنے کے عادی ہوں، آخر وہ اپنی اولاد کو کس منہ سے نشہ سے روکیں گے اور نشہ کے نقصانات کے پر کس طرح گفتگو کریں گے۔اب بھی وقت ہے کہ نشہ ترک کر کے اور نسل نو کو اس امرِ مہلک سے باز رکھیں؛ ورنہ آپ اپنی نسل نو کی ہلاکت کے از خود ذمہ دار ہوں گے۔

اوقاتِ نماز

برائے شہر حیدرآباد دکن واطراف

بہ تاریخ: 22رجمادی الاخری 1444ھ
بہ مطابق 15رجنوری 2023ء بروزِ اتوار

	ابتداء	انتہاء
فجر	5:45	6:43
ظہر	12:35	4:25
عصر	4:26	6:06
مغرب	6:07	7:17
عشاء	7:18	5:24
شروع اشراق	7:03	
زوال	12:25	
ختم سحر	5:55	
افطار	6:10	

نوٹ: سحری کا بالکل انتہائی وقت لکھ دیا گیا ایک منٹ کی تاخیر سے بھی روزہ نہیں ہوگا۔

مرا دل پھیر دو مجھ سے یہ جھگڑا ہو نہیں سکتا

علاج دردِ دل تم سے مسیحا ہو نہیں سکتا
تم اچھا کر نہیں سکتے میں اچھا ہو نہیں سکتا

عدو کو چھوڑ دو پھر جان بھی مانگو تو حاضر ہے
تم ایسا کر نہیں سکتے تو ایسا ہو نہیں سکتا

ابھی مرتے ہیں ہم جینے کا طعنہ پھر نہ دینا تم
یہ طعنہ ان کو دینا جن سے ایسا ہو نہیں سکتا

تمہیں چاہوں تمہارے چاہنے والوں کو بھی چاہوں
مرا دل پھیر دو مجھ سے یہ جھگڑا ہو نہیں سکتا

دمِ آخر مری بالیں پہ مجمع ہے حسینوں کا
فرشتہ موت کا پھر آئے پردا ہو نہیں سکتا

نہ برتو ان سے اپنائیت کے تم برتاؤ اے مضطرؔ
پرایا مال ان باتوں سے اپنا ہو نہیں سکتا

مضطر خیرآبادی

اردو کے دلچسپ محاورے

اپنے نصیبوں کو رونا

مشرقی اقوام قسمت کو بہت مانتے ہیں، اب ہم جاپان اور چین کو الگ کر دیں تو بہتر ہے مگر محاورہ اپنی جگہ پر ہے اور اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ معاشرے میں زیادہ تر لوگ نکمے پن کا اظہار کرتے ہیں‘ وقت پر تدبیر نہیں کرتے، کوشش نہیں کرتے، ناکام رہتے ہیں اور قسمت کی شکایت کرتے ہیں۔ایسے ہی موقع کے لیے کہا جاتا ہے کہ اپنی قسمت کو بیٹھے رو رہے ہیں۔بعض مرتبہ دوسروں کی بدمعاشی‘ بد دیانتی شریک ہوتی ہے۔ ہم چونکہ کچھ نہیں کر پاتے‘ معاشرہ اپنی جگہ پر رہتا ہے اور دوسرے ہمیں اپنی فریب کاریوں ‘جھوٹ سچ اور غلط سلط طریقہ سے دھوکا دیتے رہتے ہیں۔اس لیے ہم اپنی تقدیر کو برا کہنے بیٹھ جاتے ہیں۔اتفاقی طور پر کچھ باتیں ضرور ہو جاتی ہیں اور وہ بہت بڑے نقصان اور فائدے کا سبب بنتی ہیں۔مگر سبب بہرحال ان کے ساتھ بھی ہوتا ہے۔اس پر بھی نظر رکھنی چاہیے۔

سائبر دھوکے بازوں کی نئی چال؛ زیرالتوا بجلی کے بلوں پر توجہ مرکوز

فون یا واٹس ایپ کے ذریعے پیغام بھیج کر بینک اکاؤنٹ تک رسائی حاصل کرنے کوشاں، عوام سے چوکس رہنے حکام کی اپیل



حیدرآباد: 14رجنوری (عصر حاضر نیوز) سائبر جرائم پیشہ افراد پہلے مختلف طریقوں سے پیسے چوری کرنے کے بعد اب بجلی کے بلوں پر توجہ مرکوز کر رہے ہیں۔ شہر میں ہونے والے حالیہ واقعات کے بعد یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جعلساز بجلی بورڈ کے کارکنوں کی آڑ میں گاہکوں سے رابطہ کر رہے ہیں اور انہیں زیرالتواء بلوں کی ادائیگی یا بجلی سے محروم ہونے کا خطرہ کا احساس دلا رہے ہیں۔ حال ہی میں کئی ایسے واقعات رونما ہوئے ہیں جہاں دھوکے باز صارفین کو بجلی بورڈ کا ملازم بتا کر کے ان سے رابطہ کر رہے ہیں اور ان کو زیرالتواء بلوں کی ادائیگی یا بجلی کی کٹوتی کا سامنا کرنے کے بہانے دھوکہ دے رہے ہیں۔ سائبر کرائم حکام کا کہنا ہے کہ دھوکہ باز ابتدائی طور پر ٹارگٹ کر کے فون پر ایس ایم ایس یا واٹس ایپ کے ذریعے پیغام بھیج رہے ہیں۔ جب صارف انہیں جواب دے رہے ہیں تو وہ اپنی شناخت مقامی بجلی بورڈ کے نمائندے کے طور پر بتلا کر ان سے کہا جارہا ہے کہ آپ فوراً بل ہمارے پاس اپنی زیرالتواء بلوں کی ادائیگی کر دیں ورنہ دن کے وقت یا آدھی رات کے بعد کسی بھی ہم بجلی کس سپلائی منقطع کر دیں گے۔ اس طرح کی بات کرنے کے بعد ان سے موبائل فون میں ایک اپیلی کیشن ڈاؤن لوڈ کروایا جارہا ہے اور بل پے منٹ کے لیے ایک لنک ارسال کی جارہی ہے اور اس کے بجلی صارفین کے بینک اکاؤنٹ تک رسائی حاصل کر کے انہیں لوٹ لیا جارہا ہے۔ شہر میں دھوکہ بازوں کے ہاتھوں لوگوں کے پیسے گنوا دینے کے چند ایک واقعات پہلے ہی رپورٹ ہو چکے ہیں۔ ایسے ہی ایک معاملے میں، ایک صارف کو موبائل نمبر 9531039190 سے ایک پیغام موصول ہوا جس میں غلط لکھا گیا تھا اور کہا گیا تھا کہ "بجلی منقطع ہو جائے گی۔ رات 10:30 بجے الیکٹریکل آفس سے 9064579675 پر رابطہ کریں اگر آپ کا بل ایڈجسٹ نہیں ہوا ہے۔ نمبر ڈائل کرنے پر ایک شخص نے واپس کال کی اور گوگل پلے اسٹور سے اپیلی کیشن ڈاؤن لوڈ کرنے اور ادائیگی کرنے پر اصرار کیا۔ گاہک نے انکار کر دیا اور اس شخص سے مسئلے کے بارے میں مزید تفصیلات طلب کرنے کی کوشش کی اور کال فوری طور پر منقطع ہوگئی۔ سائبر کرائم حکام نے کہا کہ اگر کوئی غیر مشتبہ صارف اس لنک کو ڈاؤن لوڈ کرتا ہے، تو دھوکہ باز اسے اپنے بینک اکاؤنٹ لاگ ان کی اسناد تک رسائی حاصل کرنے کے لیے استعمال کرتا ہے اور رقم نکال لیتا ہے۔ ایسے جعلسازوں سے ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔

آپریشن کے بعد دو خواتین کی موت

گورنر تلنگانہ کا ردعمل



حیدرآباد 14 جنوری (پریس ریلیز) آپریشن سے زچگی کے بعد دو خواتین کی شہر حیدرآباد کے ملک پیٹ میں واقع ایریا اسپتال میں موت کے واقعہ پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے گورنر تلنگانہ ڈاکٹر تمل سائی سوندراراجن نے ہفتہ کو کہا کہ متعلقہ حکام کی جانب سے اصلاحی اقدامات جلد کئے جائیں۔ انہوں نے اس خصوص میں کئے گئے ٹویٹ میں کہا کہ اس واقعہ پر انہیں تشویش ہوئی اور دکھ ہوا۔ ڈاکٹرس کی لاپرواہی کے نتیجہ میں اموات کا الزام لگاتے ہوئے ان خواتین کے رشتہ داروں نے سرکاری ایریا اسپتال کے باہر دھرنا دیا۔ انہوں نے اس واقعہ کے سلسلہ میں پولیس سے بھی شکایت کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ اس واقعہ کے ذمہ دار ڈاکٹرس کے خلاف کارروائی کی جائے۔

رہبر فاونڈیشن اور صفا بیت المال کے اشتراک سے سلائی مشینوں اور ٹھیلہ بنڈیوں کی تقسیم

بیروزگاروں کو روزگار فراہم کرنا ہماری ملی ذمہ داری: مولانا غیاث احمد رشادی



حیدرآباد: 14رجنوری (پریس نوٹ) حافظ مبشر خان آفس انچارج صفا بیت المال کی اطلاع کے مطابق آج بہ تاریخ 14رجنوری بہ روزِ اتوار معراج گارڈن بنڈلہ گوڑہ میں صفا بیت المال انڈیا اور رہبر فاؤنڈیشن کے اشتراک سے خود روزگار اسکیم کے تحت شہر حیدرآباد کے مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والی 100 خواتین میں سلائی مشینوں کی تقسیم عمل میں آئی۔ صفا بیت المال کی جانب سے ماہانہ اور ہنگامی امداد کے علاوہ موقع بہ موقع ایسے افراد جنہیں روزگار میں معاونت کرنے سے وہ خود کفیل بن سکتے ہیں اور اپنی معیشت کو مضبوط کرتے ہوئے اپنے گھریلو اخراجات از خود برداشت کر سکتے ہیں ایسے افراد میں روزگار فراہمی کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ چناں چہ آج پیشۂ خیاطی سے وابستہ ایسی ہی ایک سو مستحق خواتین کو سات لاکھ پانچ ہزار روپیے مالیتی سلائی مشینیں دی گئیں۔ علاوہ ازیں 12 جنوری اور 13 جنوری بروز جمعرات اور جمعہ ورنگل ہنمکنڈہ کے مختلف علاقوں میں رہنے والے مستحق افراد میں خود روزگار اسکیم کے تحت ٹھیلہ بنڈی مع سامان کی تقسیم عمل میں آئی۔ صفا بیت المال شاخ ورنگل کے صدر مفتی منہاج احمد قیومی نے بتایا کہ ورنگل ایل بی نگر عیدگاہ لوٹ کنڈہ میں پچاس افراد میں بنڈیاں تقسیم کی گئیں، جس میں ترکاری، مکس فروٹ، پلاسٹک کا سامان، ٹفن سنٹر کا سامان، ٹی اسٹال وغیرہ شامل تھے۔ ان پچاس افراد میں مذکورہ سامان مع ٹھیکہ بنڈی زائد از پندرہ لاکھ روپیے مالیتی تقسیم کیے گئے۔ ورنگل میں تقسیم کے تمام تر انتظامات میں شاخ ورنگل کے جمیع اراکین اور مرکزی صفا کی ایڈمنسٹریشن ٹیم کے افراد محمد مسلم انصاری، محمد عمران، محمد فیصل کے علاوہ شاخ ورنگل کے اراکین مولانا محمد منور حسین، حافظ محمد شاہد، محمد فریدالدین، مولانا محمد نوشاد اختر، حافظ وقاری محمد جاوید احمد سراجی و دیگر ذمہ داران شریک تھے۔ واضح ہو کر صفا بیت المال رہبر فاؤنڈیشن کے اشتراک سے اب تک حیدرآباد و سکندرآباد میں ٹولی چوکی، مولا علی، بابا نگر، تالاب کٹہ، شاہین نگر، بنڈلہ گوڑہ، ریاست تلنگانہ میں کریم نگر، سنگاریڈی، ظہیرآباد، سداسیواپیٹ، شادنگر، جڑچرلہ، تانڈور ورنگل، کرناٹک میں گلبرگہ، ہمنا آباد، بیدر اور مہاراشٹرا میں جالنہ، اورنگ آباد، ناندیڑ و دیگر اضلاع میں دو کروڑ روپیے مالیتی سینکڑوں بنڈیاں تقسیم کر چکا ہے۔

حیدرآباد کی کل ہند صنعتی نمائش میں محکمہ جنگلات کے اسٹال کا افتتاح



حیدرآباد 14 جنوری (عصر حاضر نیوز) شہر حیدرآباد کی کل ہند صنعتی نمائش میں محکمہ جنگلات کے اسٹال کا افتتاح کیا گیا۔ اس اسٹال کی دیکھ بھال ریاست کے چیف فاریسٹ آفیسر کرتے ہیں۔ پرنسپال چیف کنزرویٹر محکمہ جنگلات آر ایم ڈوبریال اس اسٹال کا افتتاح انجام دیا۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ محکمہ جنگلات کے عہدیدار ریاست میں جنگلات کی توسیع، درختوں کے فوائد اور جنگلات کے وسائل کے علاوہ سرسبزی و شادابی کے بارے میں تفصیلات سے اس اسٹال میں آنے والوں کو واقف کروائیں گے۔ محکمہ محابس کی جانب سے لگائے گئے اسٹال کا افتتاح داخلہ کے چیف سکریٹری جتیندر نے کیا۔ اس موقع پر جتیندر نے کہا کہ قیدیوں کو خصوصی طور پر ہنرمندی کی تربیت دی جارہی ہے اور ان کے ذریعہ کئی اشیا تیار کروائی جارہی ہیں۔ اس اقدام سے سزا کے دوران تنخواہ کے علاوہ قیدیوں کو مدت پوری ہونے کے بعد روزگار کے مواقع مل رہے ہیں۔

ٹی ایس پی ایس سی؛ گروپ-1 کے نتائج جاری

حیدرآباد: 14رجنوری (عصر حاضر نیوز) تلنگانہ اسٹیٹ پبلک سروس کمیشن (ٹی ایس پی ایس سی) نے جمعہ کو گروپ-1 کے ابتدائی امتحان کے نتائج جاری کیے جس میں 25050 امیدوار عارضی طور پر مین تحریری امتحان (روایتی قسم) کے لیے اہل ہیں جو جون 2023 کے مہینے میں منعقد کیے جائیں گے۔ ابتدائی امتحان کی بنیاد پر اہل امیدواروں کے ہال ٹکٹ نمبروں کی فہرست ویب سائٹ https://www.tspsc.gov.in/ پر دستیاب کر دی گئی ہے۔

تلنگانہ اور آندھرا پردیش میں بھوگی کا جوش وخروش

حیدرآباد 14 جنوری (عصر حاضر) دونوں تلگو ریاستوں تلنگانہ اور آندھرا پردیش بھر میں بھوگی روایتی جوش وخروش سے منایا گیا۔ سنکرانتی سے پہلے روایتی بھوگی طلوع آفتاب سے پہلے گھروں کے سامنے لگائی جاتی ہے۔ شہروں اور مواضعات میں بھی تہوار کا جوش وخروش دیکھا جارہا ہے جہاں خواتین اپنے گھروں کے سامنے رنگارنگ رنگولی بنارہی ہیں۔ بھوگی کے موقع پر نوجوانوں کے ساتھ ساتھ ضعیف افراد اس آگ کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں۔ ریاست کے عوام نے ایک دوسرے کو بھوگی اور سنکرانتی کی مبارکباد پیش کی اور کہا کہ یہ ایک تہذیب ہے اور ارکان خاندان کے ساتھ مل کر اس بھوگی کو منانے میں وہ مسرت محسوس کر رہے ہیں۔ دونوں ریاستوں کے مختلف مقامات پر بھوگی منائی گئی۔ شہروں اور مواضعات میں بھی تہوار کا جوش وخروش دیکھا گیا جہاں خواتین نے اپنے گھروں کے سامنے رنگارنگ رنگولی بنائی۔

تلنگانہ اور اے پی کے درمیان

وندے بھارت ٹرین ٹکٹ کی شرحوں کا اعلان

حیدرآباد 14 جنوری (عصر حاضر) تلنگانہ اور آندھرا پردیش کے درمیان وندے بھارت ٹرین کی ٹکٹوں کی شرحوں کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ وندے بھارت ٹرین تلگو ریاستوں تلنگانہ اور آندھرا پردیش میں چلائی جائے گی۔ وزیر اعظم مودی سکندرآباد۔ وشاکھاپٹنم کے درمیان چلائی جانے والی اس ٹرین کا کل ورچول طریقہ سے افتتاح کریں گے۔ عوام میں ان ٹرینوں میں ٹکٹ کی قیمتوں پر تجسس کو دیکھتے ہوئے ساؤتھ سنٹرل ریلوے نے ٹکٹس کی تفصیلات کا اعلان کیا۔ وندے بھارت ٹرین ٹکٹ کی شرحیں اس طرح ہیں۔ سکندرآباد تا ورنگل: 520 روپے، سکندرآباد تا کھمم: 750 روپے، سکندرآباد تا وجئے واڑہ: 905 روپئے، سکندرآباد تا راجمندری: 1365 روپے، سکندرآباد تا وشاکھاپٹنم: 1665 روپے، وندے بھارت ٹرین کا افتتاح وزیراعظم 19 جنوری کو کرنے والے تھے تاہم چار دن پہلے سنکرانتی تہوار کے تحفہ کے طور پر اس کو عوام کے لئے دستیاب کروایا جارہا ہے۔ دستیاب کرائی جارہی ہے۔ اس میں مسافرین کے لئے کیٹرنگ کی سہولت بھی فراہم کی جائے گی۔ اس میں چیئر کار اور ایگزیکٹو کلاس میں دو طرح سے چارجس وصول کیے جارہے ہیں تاہم، باوثوق ذرائع نے بتایا کہ یہ سہولت اختیاری ہے اور اگر مسافر کھانا نہیں چاہتے ہیں تو کیٹرنگ چارجس نہیں ہوں گے۔

عصرِ حاضر اردو پیپر
ASR-E-HAZIR
آئینۂ دکن
15 رجنوری 2023ء بروزِ اتوار

دین اسلام کی پاکیزہ تعلیمات پر عمل کیجئے اور اپنے آپ کو گمراہی سے بچائیے

نرمل میں منعقدہ جلسہ اصلاحِ معاشرہ سے مولانا محمد عرفان قاسمی مبلغ دارالعلوم دیوبند کا خطاب

نرمل: 14 رجنوری (اسٹاف رپورٹر) جمعیۃ علماء تلنگانہ و آندھرا پردیش کے زیر اہتمام جاری پندرہ روزہ اصلاح معاشرہ مہم کے تحت نرمل میں بتاریخ 13 / جنوری 2023ء بروز جمعہ بوقت بعد نماز عشاء بمقام مسجد گلزار محلہ مارکٹ نرمل زیر سرپرستی: حضرت مولانا حافظ پیر شبیر احمد صاحب مدظلہ صدر جمعیۃ علماء تلنگانہ و آندھرا پردیش زیر صدارت: حضرت مولانا مفتی کلیم احمد صاحب مظاہری صدر جمعیۃ علماء ضلع نرمل زیر نگرانی مفتی الیاس احمد حامد صاحب قاسمی جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء ضلع نرمل عظیم الشان فقید المثال جلسہ اصلاح معاشرہ منعقد ہوا۔ مہمان مکرم حضرت مولانا عرفان صاحب قاسمی مدظلہ مبلغ دارالعلوم دیوبند نے نرمل جامع مسجد میں نماز جمعہ سے قبل اپنے خصوصی خطاب میں اسلام کے پانچ بنیادی شعبوں کی تفصیل ذکر کرتے ہوئے معاملات اور معاشرت کے مسائل پر گہرائی سے بحث کرتے ہوئے فرمایا کہ عدل و انصاف کرو، ظلم تعدی سے بچو، احسان حسن سلوک کرو، خودغرضی مطلب پرستی سے بچو، عزیز و اقارب کے حقوق ادا کرو صرف لینا نہیں دینا بھی سیکھو، فواحش کھلم کھلا برائی سے بچو، اور بچاؤ، منکرات اور خلاف سنت چیزوں کو ترک کرو، ناحق بلاوجہ کسی کو تکلیف نہ پہونچاؤ بلکہ اپنی ذات سے ہر ایک کو آرام پہونچاؤ مسجد گلزار میں شام اجلاس عام سے مہمان مقرر نے اپنے تفصیلی خطاب میں ان چیزوں کی طرف خاص توجہ دلائی مثلاً تلاوت قرآن سنت پر عمل کا اہتمام اور بے کس و بے بس مجبور معذور لوگوں کا دل کھول کر تعاون کرنے اسی طرح نوجوانوں کو فضولیات اوقات کے ضائع سے بچنے کی تلقین کی مولانا مظہر صاحب قاسمی صدر جمعیۃ علماء ضلع جگتیال نے موجودہ دور کا حساس موضوع طلاق و خلع کے بڑھتے ہوئے واقعات پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے والدین کو اپنے اولاد کی دینی تعلیم و تربیت پر خصوصی دینے کی طرف توجہ دلائی اس کے ساتھ میاں بیوی کو خشگوار زندگی گزارنے زرین اصول بیان کئے مفتی محمد الیاس ثانی صاحب قاسمی نائب صدر جمعیۃ علماء ضلع نرمل نے بحسن خوبی نظامت کے فرائض انجام دیا مولانا کی دعا پر اجلاس اختتام پزیر ہوا اس اجلاس میں علماء حفاظ اور عوام الناس کثیر تعداد میں موجود تھے۔

وزیر اعلی کے چندر شیکھر راؤ قومی سیاست میں داخلے کے لیے پُرعزم

18 جنوری کو کھمم میں جلسہ، تین ریاستوں کے وزرائے اعلی شرکت کریں گے

حیدرآباد 14 جنوری (عصر حاضر نیوز) تلنگانہ کے وزیر اعلی کے چندر شیکھر راو کے قومی سیاست میں داخلے کے عزم کے ساتھ تلنگانہ



کے ضلع کھمم میں اس ماہ کی 18 تاریخ کو ہونے والے جلسہ کو بڑے پیمانہ پر کامیاب بنانے کے لئے کوششوں کا آغاز کردیا گیا ہے۔ وزیر اعلی اس جلسہ کے ذریعہ اہم پیام دینا چاہتے ہیں۔ انہوں نے اپنی پارٹی کی قومی سیاست میں توسیع کی سرگرمیوں کا آغاز کردیا ہے۔ اسی کے حصہ کے طور پر یہ جلسہ منعقد کیا جارہا ہے۔ سمجھا جاتا ہے کہ وہ اس جلسہ میں ملک کے عوام کو اہم پیام دینا چاہتے ہیں۔ بڑے پیمانہ پر ہونے والے اس جلسہ کے انتظامات کے سلسلہ میں ریاستی وزرا مصروف ہیں جس میں قومی لیڈران بشمول دہلی کے وزیر اعلی کیجروال، پنجاب کے وزیر اعلی بھگونت مان اور کیرل کے وزیر اعلی پنارائی وجین کے ساتھ ساتھ یوپی کے سابق وزیر اعلی اکھلیش یادو شرکت کریں گے۔ اس جلسہ کے انتظامات کے سلسلہ میں وزیر صحت ہریش راو نے آج صبح ضلع کھمم سے ہی تعلق رکھنے والے وزیر ٹرانسپورٹ پی اجئے کمار کے ساتھ جلسہ کے انتظامات کا معائنہ کیا۔ ان وزرا نے گاڑیوں کی پارکنگ کے مقام کے ساتھ ساتھ جلسہ میں شریک ہونے والے افراد کے بیٹھنے کے مقامات کا بھی معائنہ کیا۔ اس موقع پر ہریش راو نے کہا کہ چونکہ اس جلسہ میں قومی لیڈران شرکت کررہے ہیں اسی لئے عہدیدار اس بات کو یقینی بنائیں کہ یہ انتظامات آسانی کے ساتھ ہوں اور جلسہ میں شریک افراد کو کسی بھی قسم کی کوئی تکلیف نہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ عہدیدار، عوامی نمائندوں کے ساتھ تال میل کے ذریعہ کام کریں تاکہ عوام کو کوئی بھی دشواری نہ ہونے پائے۔ انہوں نے کہا کہ جلسہ کے لئے عوام کی بڑی تعداد کو لانے کو یقینی بنایا جائے۔

سنکرانتی تہوار۔ حیدرآباد کی سڑکوں پر ٹریفک کم ہوگئی

حیدرآباد 14 جنوری (یو این آئی) دونوں تلگو ریاستوں تلنگانہ اور آندھراپردیش کے اہم مانے جانے والے سنکرانتی تہوار کو اپنوں کے ساتھ منانے کے لئے تلنگانہ کے دارالحکومت حیدرآباد سے عوام کی بڑی تعداد ریاست کے ساتھ ساتھ پڑوسی ریاست آندھراپردیش کے اپنے آبائی مقامات پر روانہ ہوئی ہے جس کے نتیجہ میں حیدرآباد کی سڑکوں پر ٹریفک کم دیکھی جارہی ہے۔ عام دنوں میں عموماً سڑکوں پر گاڑیوں کی بڑی تعداد ہوتی ہے جس سے لوگوں کو اپنی منزل کی طرف جانے میں کافی دشواریوں اور ٹریفک مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن سنکرانتی کے موقع پر سڑکوں پر ٹریفک کافی کم ہوگئی ہے اور ٹریفک کے مسائل بھی پیدا نہیں ہورہے ہیں۔ کئی افراد نے اس طرح کی صورتحال کو خوش آئند قرار دیا ہے۔ کئی افراد نے کہا کہ ان کو گھروں کو جانے کے لئے تقریباً ایک گھنٹہ قبل ازیں درکار تھا تاہم اب صورتحال یہ ہے کہ وہ تقریباً نصف گھنٹہ میں ہی گھر پہنچ پارہے ہیں۔

سنکرانتی منانے حیدرآباد سے اے پی جانے والوں کی تعداد میں اضافہ

بس اسٹیشنوں پر مسافرین کا ہجوم

حیدرآباد 4 1 جنوری (عصر حاضر نیوز) تلنگانہ کے



دارالحکومت حیدرآباد سے اپنے رشتہ داروں میں آبائی مقامات پر سنکرانتی تہوار منانے کیلئے پڑوسی ریاست آندھراپردیش جانے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے جس کے نتیجہ میں تمام سڑکوں پر گاڑیاں دیکھی جارہی ہیں۔ ساتھ ہی حیدرآباد کے مہاتما گاندھی اور جوبلی بس اسٹیشن مسافروں سے کھچا کھچ بھرے ہوئے ہیں۔ آرٹی سی کی جانب سے خصوصی بسوں کا انتظام کیا گیا ہے۔ ہر سال مسافرین کی سہولت کے لئے خصوصی بسوں کے ساتھ ساتھ خصوصی ٹرینوں کا بھی انتظام دونوں تلگو ریاستوں میں کیا جاتا ہے۔ تلنگانہ کے عادل آباد، کھمم، بھدراچلم کے ساتھ ساتھ اے پی کے وجئے واڑہ، نیلور، گنٹور، اونگول سمیت پڑوسی ریاستوں کرناٹک اور مہاراشٹر کے لئے بھی خصوصی بسیں چلائی جارہی ہیں۔ ان بسوں میں ریزرویشن کی سہولت فراہم کی گئی ہے۔ ان خصوصی بسوں کے لئے تلنگانہ آرٹی سی کی جانب سے زائد کرایہ وصول نہیں کیا جارہا ہے جس پر عوام میں مسرت دیکھی گئی۔ یادادری ضلع میں پتنگی ٹول پلازہ کے پاس سینکڑوں کی تعداد میں کار اور بسوں کو گھنٹوں اپنی باری کا انتظار کرتے دیکھا گیا۔ اگرچیکہ ٹول پلازہ پر فاسٹ ٹریک کے ذریعہ گاڑیوں کو گزرنے دیا جارہا ہے اس کے باوجود گاڑیوں کے گزرنے میں کافی وقت لگ رہا ہے۔ بعض گاڑیوں کو فاسٹ ٹریک کا اسکین کام نہ کرنے کی وجہ سے بھی ٹول پلازہ سے گزرنے میں تاخیر ہورہی ہے جس کی وجہ سے کئی کیلومیٹر طویل گاڑیوں کی قطاریں دیکھی جارہی ہیں۔

کے سی آر کا حالیہ بیان غیر ذمہ دارانہ اور ان کے منصب کے لائق نہیں

کے سی آر اگلے انتخابات کا اعتماد کھو چکے ہیں: بی جے پی ترجمان کا ردِعمل

حیدرآباد: 14 رجنوری (عصر حاضر) بی جے پی کے ترجمان این وی سبھاش نے جمعہ کو تلنگانہ کے چیف منسٹر کے چندر شیکھر راؤ کے حالیہ بیان پر طنز کیا۔ کے چندر شیکھر راؤ نے کہا کہ اگر زعفرانی پارٹی اقتدار میں رہتی ہے تو ہندوستان افغانستان میں تبدیل ہوسکتا ہے، ان کے اس بیان پر اپنا ردعمل ظاہر کرتے ہوئے این وی سبھاش نے کہا کہ سی ایم کے سی آر کا یہ بیان ہندوستان مخالف ہے اور ان کی حیثیت کے مطابق نہیں ہے۔ سی ایم" تلنگانہ کے لوگ بی آر ایس (بھارت راشٹریہ سمیتی) حکومت سے تنگ آچکے ہیں اور انہیں الوداع کرنے کا منصوبہ بنا رہے ہیں۔ وہ اپنی مسلم خوشامدی پالیسی کو جاری رکھے ہوئے ہیں اور ہندو برادری کے جذبات کی توہین کر رہے ہیں،"۔ سبھاش نے کہا انہیں یہ سمجھنا چاہئے کہ وہ چار کروڑ سے زیادہ آبادی والی ریاست کے وزیر اعلیٰ ہیں۔ ان کا بیان اس عہدہ کے مطابق نہیں ہے جس پر وہ فائز ہیں،"۔ بی جے پی ترجمان نے مزید کہا کہ کے سی آر تلنگانہ کی ترقی کے لیے کام کرنے کے بجائے وزیر اعظم نریندر مودی اور بی جے پی پر تنقید کرنے میں مصروف ہیں۔ انہوں نے مزید دعویٰ کیا کہ وزیر اعلیٰ اگلے اسمبلی انتخابات میں جیت کا اعتماد کھو چکے ہیں۔ جمعرات کو، تلنگانہ کے وزیر اعلیٰ نے بی جے پی کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ اگر وہ مرکز میں اقتدار میں برقرار رہتی ہے تو ملک کی صورتحال طالبان کے تحت افغانستان جیسی ہوگی۔ کے سی آر نے محبوب آباد ضلع میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا،" اگر وہ مذہبی عدم برداشت کو جاری رکھتے ہیں اور لوگوں کو تقسیم کرتے ہیں، تو ملک کی صورت حال جلد ہی طالبان کے زیر اثر افغانستان جیسی ہو جائے گی۔" انہوں نے مزید کہا کہ قوم کی ترقی کے لیے عوام کو امن اور ہم آہنگی سے رہنا چاہیے اور مرکز کی انتظامیہ کو تمام شہریوں کی بھلائی کی ضمانت دینی چاہیے۔ کے سی آر نے کہا کہ قومی اور ریاستی سطح پر ترقی اسی وقت ممکن ہے جب ملک میں مرکز میں ترقی پسند اور غیر جانبدارانہ حکومت ہو۔ تلنگانہ میں اس سال کے آخر میں انتخابات ہوں گے، بی جے پی بی آر ایس کو اقتدار سے ہٹانے پر نظر رکھے گی۔ بی آر ایس، جو پہلے تلنگانہ راشٹرا سمیتی (ٹی آر ایس) تھی، نے 2018 کے آخری اسمبلی انتخابات میں کلین سویپ کیا، 119 میں سے 88 سیٹیں جیتیں۔ کانگریس 19 سیٹوں کے ساتھ دوسرے نمبر پر رہی، جب کہ بی جے پی کو صرف ایک سیٹ پر مطمئن ہونا پڑا۔ اس سال کے آخر میں انتخابی مقابلے کے لیے تیاری کرتے ہوئے، بی جے پی اگلے ماہ تلنگانہ میں ایک میگا مہم شروع کرے گی، جس میں فروری سے شروع ہونے والی 11000 سے زیادہ عوامی ریلیاں ہوں گی۔

بہادر پورہ سب انسپکٹر رشوت لیتے ہوئے گرفتار

حیدرآباد: 14 رجنوری (عصر حاضر نیوز) محکمہ انسداد رشوت ستانی (اینٹی کرپشن بیورو۔ اے سی بی) کے عہدیداروں نے جمعہ کے روز شہر کے بہادر پورہ پولیس اسٹیشن کے ایک سب انسپکٹر کو اس وقت رنگے ہاتھوں پکڑ لیا جبکہ وہ 8 ہزار روپے کی رشوت قبول کررہے تھے۔ ملزم آفیسر آر شراون کمار کو آج تقریباً ایک بجے دن اس وقت رنگے ہاتھوں گرفتار کرلیا گیا جبکہ وہ شکایت کنندہ محمد مجیب سے 8 ہزار روپے رشوت کی رقم طلب و قبول کررہے تھے۔ بتایا جاتا ہے کہ آخر الذکر (شکایت کنندہ) کے فرزند کو دھوکہ دہی کے ایک کیس میں بچانے اور اس کا سل فون واپس کرنے کے عوض، ایس آئی نے مبینہ طور پر 8 ہزار روپے رشوت طلب اور قبول کی تھی۔ ملزم آفیسر کے قبضہ سے مطلوبہ رشوت کی رقم برآمد کرلی گئی ہے۔ شراون کمار کو گرفتار کرتے ہوئے انہیں اے سی بی عدالت میں پیش کیا گیا ہے۔

حیدرآباد: کاروان حلقہ میں آبی نکاسی کے لیے 27 کلومیٹر طویل ٹرنک لین کام کا آغاز

ٹولی چوکی کی عوام کو مستقل راحت مل جائے گی: کاروان رکن اسمبلی کوثر محی الدین

حیدرآباد: 14 رجنوری (عصر حاضر نیوز) کاروان حلقہ کے تحت مختلف علاقوں میں ترقیاتی کاموں کے ایک حصے کے طور پر،



گریٹر حیدرآباد میونسپل کارپوریشن اور حیدرآباد میٹرو پولیٹن واٹر سپلائی اینڈ سیوریج بورڈ نے شہر میں 27 کلومیٹر طویل ٹرنک لین بچھانے کا ایک بڑا پروجیکٹ شروع کیا جس کی تخمینہ لاگت 290 کروڑ روپے ہے۔ اسی کے پیش نظر حیدرآباد سٹی ٹریفک پولیس نے بھی ٹریفک ایڈوائزری جاری کی ہے۔ کاروان ایم ایل اے کے مطابق، ہر سال مانسون کے موسم میں کئی کالونیاں جیسے نظام کالونی، حکیم پیٹ کنٹہ، نانل نگر اور شاہ حاتم تالاب کے اطراف اور اس کے علاوہ ٹولی چوکی میں بہت سی دوسری کالونیاں شدید بارشوں کی وجہ سے متاثر ہوتی ہیں۔ اس لیے ان علاقوں میں آبی نکاسی کے مسائل کو یقینی بنانے کے لیے، ریاستی حکومت نے جی ایچ ایم سی اور واٹر بورڈ کے ذریعے کیے گئے شہری کاموں کے لیے ایک خصوصی بجٹ کو منظوری دی ہے۔ ٹرنک لائنیں بچھانے کا کام جو تقریباً 12 اور 15 فٹ گہرا ہے، اور 4-2 چوڑائی کا مرحلہ وار کام کیا جائے گا۔ پہلے مرحلے میں سات گنبد والی سڑک پر کام شروع کیا گیا ہے۔ جبکہ دیگر مراحل میں حکیم پیٹ - ثنا ہوٹل، سالار برج تا ٹولی چوکی جنکشن، بغداد کالونی، کچنی باغ، ایم ڈی لائنز، اکبر پورہ ٹولی چوکی جنکشن، گولکنڈہ 18 سیڑھی رسالہ بازار، بالا حصار، بڑا بازار، چھوٹا بازار، دھن کوٹہ، لنگر حوض ہدا پارک، لکشمی نگر، پرسنت نگر، باپو گھاٹ سے موسیٰ ندی تک کام شروع کیا جائے گا۔ جی ایچ ایم سی کے ایک سینئر افسر نے کہا" کاموں کا سلسلہ کل 27 کلومیٹر طویل 290 کروڑ روپے کے ساتھ شروع کیا جائے گا۔" اے آئی ایم آئی ایم کے سربراہ اور حیدرآباد کے رکن پارلیمنٹ اسد الدین اویسی کی نمائندگی پر، ریاستی حکومت نے کاروان بھر میں سیوریج سسٹم کو مضبوط بنانے اور اسے باقاعدہ کرنے کے لیے 290 کروڑ روپے کا خصوصی پیکیج منظور کیا۔" کاموں میں ٹولی چوکی ایکس روڈز سے بال ریڈی نگر تک باکس ٹائپ ڈرین اور آس پاس کے مقام پر 900 ملی میٹر NP3 پائپ لائن بچھانا شامل ہے کیونکہ اس سے پہلے ایک 40 سال پرانا نالہ تھا جو کم دیکھ بھال کی وجہ سے بند ہوگیا تھا جس کے نتیجے میں سیلاب آگیا تھا۔ علاقوں،" ایم ایل اے کوثر محی الدین نے کہا۔ محمد نصیر الدین، نانل نگر ڈویژن کارپوریٹر نے کہا کہ" پروجیکٹ کے تحت، نظام کالونی، معراج کالونی سے الحسنات کالونی میں رہائشیوں کے لیے مستقل ریلیف کے لیے ڈرین سسٹم سمیت دیگر کام مکمل کر لیے گئے ہیں اور ہم امید کرتے ہیں کہ اگلے مانسون کے دوران پانی بھرنے کے مسائل کا سامنا کرنا نہیں پڑے گا کیونکہ یہ کام ایک اچھے طریقے سے ہوں گے۔ حیدرآباد ٹریفک پولیس نے بھی 12 سے 31 جنوری تک اسپیکٹرم ہائی اسکول کے بالمقابل سات گنبد روڈ پر زم زم سوٹنگ اور شرٹنگ کے ساتھ والی لین تک ٹریفک کا رخ موڑ دیا ہے۔ مسافروں سے گزارش ہے کہ وہ ٹریفک ڈائیورشن اور سائن بورڈز پر عمل کریں اور حیدرآباد ٹریفک پولیس کے ساتھ تعاون کریں۔

موضع گرگل میں ہونے والے جلسہ عام کو کامیاب بنائیں

عاشقانِ مصطفیٰ ﷺ سے مجلس تحفظ ختم نبوت ٹرسٹ کاماریڈی کے ذمہ داران کی اپیل

کاماریڈی: 14 ر جنوری (پریس نوٹ) مولانا منظور عالم مظاہری جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء منڈل کاماریڈی کے اطلاع مطابق مجلس تحفظ ختم نبوت ٹرسٹ کاماریڈی کے زیر اہتمام جلسہ اصلاح معاشرہ طلباء وطالبات کا تعلیمی مظاہرہ بعنوان جان سے پیارا ایمان ہمارا مسجد فہیم فیروز موضع گرگل بتاریخ 15 جنوری 2023 بروز اتوار صبح 10 تا ظہر منعقد کیا گیا ہے، جسکی صدارت مجاہد ملت حضرت مولانا ابرارالحسن صاحب رحمانی وقاسمی دامت



برکاتہم صدر مجلس تحفظ ختم نبوت ٹرسٹ کاماریڈی فرمائیں گے جبکہ مہمان خصوصی کی حیثیت حضرت مولانا عبدالناصر صاحب صدر جمعیۃ علماء محبوب نگر ومحترم حافظ عبدالرحمن صاحب ناظم ادارہ منیر الاسلام حیدرآباد شرکت فرمائیں گے، جبکہ نظامت مفتی خواجہ شریف مظاہری بخوبی انجام دیں گے، علاوہ ازیں اطراف واکناف کے ائمہ علماء ذمہ داران مجلس تحفظ ختم نبوت کی شرکت ہوگی، تمام ملت اسلامیہ سے خصوصی درخواست کیجاتی ہیکہ ہونے والے اس پروگرام میں اپنی شرکت کو یقینی بنائیں، اور اطراف واکناف کے لوگوں کو بھی اسکی دعوت دیں، اس مشاورتی میٹنگ میں حضرت جناب محمد انور صاحب ناظم مدرسہ دارالعلوم حلیمیہ نظام پیٹ، حضرت حافظ محمد فہیم الدین منیری صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند ضلع کاماریڈی سید محمد عظمت علی صاحب جنرل سیکریٹری جمعیۃ علماء ہند ضلع کاماریڈی، حضرت حافظ عبداللہ صاحب ناظم مدرسہ ابوبکر صدیق ابراہیم پور، مولانا نظرالحق قاسمی نگران مجلس تحفظ ختم نبوت ٹرسٹ کاماریڈی، حافظ مجاہد صاحب استاذ مدرسہ مصباح الہدیٰ، حافظ محمد عبدالواجد علی صاحب حلیمی نائب ناظم مدرسہ مصباح الہدیٰ کاماریڈی، حافظ محمد عمار استاذ مدرسہ دارالعلوم حلیمیہ نظام پیٹ، مولوی علیم صاحب امیر جماعت مسجد نور کاماریڈی، حافظ محمد ہاشمی، جناب محمد، محمد مقبول حافظ محمد اسعد موجود تھے۔ مزید تفصیلات کے لیے رابطہ کریں۔ 9396949590 \9014142314

سرکاری ملازمت کے لیے تمل زبان لازمی، تمل ناڈو اسمبلی میں قرارداد منظور

ریاست کے نوجوانوں کو زیادہ مواقع فراہم کرنا حکومت کا مقصد: وزیر اعلی ایم کے اسٹالن



چنئی: 14 ر جنوری (عصر حاضر نیوز) تمل ناڈو میں گورنر روی اور حکمراں جماعت ڈی ایم کے کے مابین ویسے ہی سیاسی ہنگامہ آرائی جاری ہے، اس بیچ میں حکومت نے ایک ایسا بل اسمبلی میں منظور کرایا ہے جو صرف تمل جاننے والوں کو ریاستی نوکریوں میں اہل قرار دے گا۔ تمل ناڈو حکومت نے کل یعنی جمعہ کو ریاستی اسمبلی میں سرکاری خدمات میں بھرتی کے لیے تمل زبان کے سوالیہ پرچے کو لازمی قرار دینے کے لیے ایک بل پاس کیا۔ یہ بل یکم دسمبر 2021 سے لاگو ہوگا۔ بل سیشن کے آخری دن وزیر خزانہ پالانیول تھیا گاراجن نے پیش کیا جسے صوتی ووٹ سے منظور کرلیا گیا۔ وزیر اعلی ایم کے اسٹالن نے گورنر کے خطاب کے لیے شکریہ کی تجویز پیش کرنے کے بعد کل اجلاس کا اختتام ہوا۔ اس بل کو نافذ کرنے کے لیے تمل ناڈو گورنمنٹ سرونٹ (سروس کی شرائط) ایکٹ، 2016 میں ایک نیا پروویژن داخل کرنے کی کوشش کی گئی۔ بل کے مقاصد کے مطابق صرف تمل نوجوانوں کی بھرتی کو یقینی بنانے کے لیے ریاستی سرکاری محکموں اور پبلک سیکٹر کے اداروں میں براہ راست بھرتی کے لیے تمام مسابقتی امتحانات میں تمل زبان کو لازمی پیپر کے طور پر متعارف کرایا گیا تھا۔ یہ سرکاری حکم یکم دسمبر 2021 کو جاری کیا گیا تھا۔

اختلاف رائے کو دوستانہ ماحول میں ظاہر کرنا چاہئے

تمل ناڈو اسمبلی کے حالیہ واقعہ پر گورنر تلنگانہ کا تبصرہ

حیدرآباد 14 جنوری (عصر حاضر نیوز) گورنر تلنگانہ ڈاکٹر تمیلی سائی سوندرا راجن نے پونگل تہوار منایا۔ تمل ناڈو سے تعلق رکھنے والی سوندرا راجن نے چینئی میں اپنی قیامگاہ پر اس فیسٹیول میں حصہ لیا۔ اس موقع پر میڈیا سے بات کرتے ہوئے انہوں نے تمام کو مبارکباد پیش کی۔ انہوں نے کہا کہ اس پونگل کو جی 20 پونگل کے طور پر ان کے خاندان کی جانب سے منایا جارہا ہے کیونکہ یہ ہمارے ملک کے لئے فخر کی بات ہے۔ ہمارا ملک اس جی 20 کانفرنس کی صدارت کرنے جارہا ہے۔ پوڈیچری میں اس کا آغاز ہونے والا ہے۔ اس موقع پر دوسرے ممالک کے وفود کو ہمارے ملک کے کلچر اور فطرت سے واقف کروایا جائے گا۔ یہ ایک بہترین لمحہ ہے اسی لئے اس کو جی 20 پونگل کا نام دیا گیا ہے۔ انہوں نے تمل ناڈو اسمبلی میں تقریر کے دوران گورنر آر این روی کی جانب سے تقریر کے بعض حصوں سے انحراف پر وزیر اعلی اسٹالن کے اعتراض کے بعد گورنر کے ایوان سے واک آوٹ کے واقعہ پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ تمل ناڈو سیاسی طور پر جذباتی موڈ میں ہے۔ گورنر اور دیگر سیاسی جماعتوں کے درمیان اختلاف رائے چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو، تبصرے مہذب انداز میں ہونے چاہئے۔ بعض افراد اپنے اعلی حکام کے بارے میں تبصرے کر رہے ہیں اور بدترین زبان کا استعمال کر رہے ہیں۔ ہم تمام کو مہذب انداز اختیار کرتے ہوئے دوستانہ ماحول پیدا کرنا چاہئے۔ اگر اختلاف رائے بھی ہوں تو اس کو دوستانہ ماحول میں ظاہر کرنا چاہئے۔

تلنگانہ کے نظام ساگر پراجکٹ سے پانی چھوڑا گیا

حیدرآباد 14 جنوری (یو این آئی) محکمہ آبپاشی کے اے ای ای شیوا پرساد نے بتایا کہ تلنگانہ کے ضلع کاماریڈی کے نظام ساگر پراجکٹ سے ربیع کے سیزن کے لئے پانی چھوڑا گیا۔ انہوں نے کہا کہ حسن پلی گاؤں کے حدود میں واقع پن بجلی گھر سے مین نہر میں 1500 کیوسک پانی چھوڑا گیا ہے۔ یہ پانی چھوڑنے کا دوسرا مرحلہ دس دن تک جاری رہے گا۔ کسانوں کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ اس موقع سے فائدہ اٹھائیں۔ پراجکٹ کی پانی کی سطح 1405 فیٹ ہے۔

وشاکھاپٹنم میں کہر کی گھنی چادر

اے پی اور تلنگانہ میں سردی کی شدت برقرار

حیدرآباد 14 جنوری (ایجنسیز) آندھرا پردیش کے وشاکھاپٹنم میں کہر کی گھنی چادر دیکھی گئی۔ ایرپورٹ کے قریب تو صورتحال مزید بدتر ہے۔ کئی مقامات پر گاڑیوں کو ہیڈلائٹس کھولتے ہوئے چلانے پر لوگ مجبور ہیں۔ کہر کے سبب سامنے کا شخص اور گاڑیاں بھی نظر نہیں آرہی ہیں۔ دوسری طرف دونوں تلگو ریاستوں تلنگانہ اور اے پی میں سردی کی شدت برقرار ہے۔ اے پی کے وشاکھاپٹنم کے لمباسنگی میں اقل ترین درجہ حرارت دس ڈگری سلسیس درج کیا گیا۔ لمباسنگی میں حالیہ دنوں کے دوران اقل ترین درجہ حرارت میں اضافہ ہوا ہے، حالانکہ چند دن پہلے لمباسنگی میں درجہ حرارت میں کافی گراوٹ ہوگئی تھی۔ وشاکھاپٹنم کے ایجنسی علاقوں میں درجہ حرارت میں گراوٹ کے نتیجہ میں قبائیلیوں کو بھی مشکل صورتحال کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ دوسری طرف ساحلی آندھرا پردیش اور رائل سیما میں بھی اسی طرح کی صورتحال ہے۔

تلنگانہ کے شعبہ زراعت کی انقلابی ترقی کی ملک بھر کی کسان برداری میں توسیع کی ضرورت: وزیر اعلی

حیدرآباد 14 جنوری (عصر حاضر نیوز) تلنگانہ کے وزیر اعلی کے چندرشیکھر راو نے ریاست کے عوام کو بھوگی اور سنکرانتی کی مبارکباد پیش کی ہے۔ انہوں نے اپنے مبارکبادی کے پیام میں کہا کہ جذبہ اور لگن جس کے ذریعہ انقلابی ترقی ریاست کے شعبہ زراعت میں حاصل کی گئی ہے، کو ملک بھر کی کسان برادری تک توسیع دینے کی ضرورت ہے تاکہ زراعت کو منافع بخش بنایا جائے اس سے ہی ملک میں حقیقی تبدیلی ہوگی اور ملک کی ترقی کی راہ ہموار ہوسکے گی۔ انہوں نے کہا کہ سنکرانتی تہوار کسانوں کی جانب سے بڑے پیمانہ پر منایا جاتا ہے۔ یہ تہوار فصل کے تیار ہونے کی خوشی میں منایا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تلنگانہ حکومت کی جانب سے زراعت کے شعبہ کے تعاون کے لئے کئے گئے اقدامات اور بنجر زمین کو سرسبز وشاداب بنانے کی مساعی کے نتیجہ میں ہر جگہ سرسبزی وشادابی نظر آرہی ہے، مویشیوں کی تعداد میں بھی قابل لحاظ اضافہ ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سنکرانتی تہوار کا ماحول ریاست بھر میں نظر آرہا ہے۔ زراعت کے شعبہ میں تلنگانہ کی ترقی، پورے ملک کیلئے رول ماڈل ہے۔ تلنگانہ ملک کی واحد ریاست ہے جس نے کسان طبقہ کی بہبود کو اولین ترجیح دی ہے اور زراعت کے شعبہ کی ترقی کے لئے کروڑہا روپئے صرف کئے جارہے ہیں۔ تلنگانہ نے رعیتو بندھو، رعیتو بیمہ، زرعی مقصد کے لئے 24 گھنٹے مفت بجلی کی فراہمی اور آبپاشی کے پراجکٹس کی تعمیر کے لئے تاحال 2,16,000 کروڑ روپئے صرف کئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ کسانوں کی بہبود اور ترقی کے تئیں حکومت کی لگن کو ظاہر کرتے ہیں۔ زراعت کے شعبہ میں مختلف پروگراموں پر موثر عمل کے سبب زراعت کا علاقہ جو تلنگانہ کی تشکیل سے پہلے 1.31 کروڑ ایکڑ تھا بڑھ کر اب 2.04 کروڑ ایکڑ ہوگیا ہے۔ زراعت جو ماضی میں ناکارہ شعبہ سمجھا جاتا تھا کو اب منافع بخش سرگرمیوں اور کسانوں کے تہوار میں تبدیل کردیا گیا ہے۔ کسان زراعت کے تعلق سے کافی پُراعتماد نظر آتے ہیں اور فخر کے ساتھ کاشت کاری کررہے ہیں۔ اسی طرح کا بھروسہ ملک بھر کے کسانوں میں ہونا چاہئے۔ عوام کے تعاون اور تال میل کی مساعی کے ذریعہ ملک کے زراعت کے شعبہ کو بھی تبدیل کرنے کی ضرورت ہے تاکہ معیاری تبدیلی لانے کے اقدامات کئے جاسکیں۔

چلتی کار میں اچانک آگ لگ گئی

حیدرآباد 14 جنوری (عصر حاضر) آندھرا پردیش کے ضلع گنٹور کے چلکالوری پیٹ میں چلتی کار میں اچانک آگ لگ گئی۔ اس واقعہ کے ساتھ ہی سڑک پر بڑے پیمانہ پر ٹریفک جام ہوگئی تاہم کار میں اچانک آگ دیکھتے ہوئے کار چلانے والے نے فوری طور پر چوکسی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کار کو روک دیا جس کے ساتھ ہی کار میں سوار تمام افراد محفوظ طور پر اتر گئے۔ اس واقعہ میں کسی کے جھلسنے یا پھر کسی کی موت کی کوئی اطلاع نہیں ملی ہے۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس کار میں آگ کے ساتھ دھواں بھی نظر آیا۔ اس کار میں ایک خاندان سنکرانتی منانے کیلئے حیدرآباد سے چلکالوری پیٹ جارہا تھا کہ یہ واقعہ پیش آیا۔ اس کار میں چار افراد سوار تھے۔ ابھی یہ پتہ نہیں چل سکا ہے کہ آگ کے لگنے کی وجہ کیا ہے۔ اس واقعہ کی اطلاع پر فائر بریگیڈ کے اہلکاروں نے وہاں پہنچ کر آگ پر قابو پایا۔ اس واقعہ کو دیکھنے والے کئی افراد نے اس کی ویڈیو سل فون کیمروں میں قید کرلی۔ بعد ازاں یہ ویڈیو سوشل میڈیا کے مختلف پلیٹ فارمس پر تیزی کے ساتھ وائرل ہوگئی۔

منفی سوچ کو چھوڑ کر ملک اور سماج کیلئے کام کریں: کویتا

حیدرآباد 14 جنوری (عصر حاضر نیوز) تلنگانہ کی حکمران جماعت بی آر ایس کی رکن قانون ساز کونسل کویتا نے کہا کہ پرانے خیالات کو بھوگی کے الاؤ میں جلا دینا چاہیے اور نئے طریقوں کے ساتھ زندگی میں آگے بڑھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ کویتا جو بھارت جاگرتی کی صدر بھی ہیں نے شہر حیدرآباد کے، کے بی آر پارک میں منعقدہ بھوگی تقریب میں شرکت کی۔ ایم ایل سی کویتا نے کہا کہ تلنگانہ جاگرتی کو بھارت جاگرتی میں تبدیل کردیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہر کسی کو منفی سوچ چھوڑ کر ملک اور سماج کے لیے کام کرنا چاہیے۔ تلگو کمیونٹی کے نمائندے جو کئی سال پہلے ماریشس گئے تھے نے اس پروگرام میں بطور مہمان شرکت کی۔ کویتا نے کہا کہ ماریشس کی تلگو برادری کے نمائندے جو کہ ملک ماریشس میں تلگو ثقافت کے تحفظ کے لیے نسلوں سے کام کررہے ہیں، وہاں منعقد ہونے والی تلگو مہاسبھا کے ساتھ تعاون کریں گے۔ کویتا نے بھارت جاگرتی حیدرآباد کے نمائندوں کو اس تقریب کے اہتمام پر مبارکباد دی۔

سرسلہ میں ایک شخص کی مشتبہ موت، پوسٹ مارٹم سے اہل خانہ کا انکار، لاش کو کاندھے پر ڈال کر شمشان گھاٹ منتقل کرنے کی کوشش: پولیس نے ناکام بنادی

حیدرآباد 14 جنوری (عصر حاضر نیوز) ایک شخص کی مشتبہ موت کے بعد اس کی لاش کا پوسٹ مارٹم کروانے سے انکار اور لاش کو کاندھے پر ڈال کر شمشان گھاٹ لے جانے کی کوشش کی گئی جس کو پولیس نے ناکام بنادیا۔ یہ عجیب وغریب واقعہ تلنگانہ کے ضلع راجنا سرسلہ میں پیش آیا۔ پولیس نے بعد ازاں اس کے رشتہ داروں کی کافی منت وسماجت کرتے ہوئے لاش کو پوسٹ مارٹم کیلئے منتقل کردیا۔ پولیس نے بتایا کہ ضلع کے لکشمی پور کے رہنے والے 65 سالہ بی ملیا نامی شخص کی موت گھر میں ہوگئی جس کے بعد اس کے ارکان خاندان نے اس کی لاش کی آخری رسومات کی تیاریاں شروع کردیں تاہم ایک شخص کی اطلاع پر پولیس ان کے گھر پہنچ گئی اور کہا کہ لاش کا پوسٹ مارٹم کروانے کیلئے سرسلہ کے اسپتال منتقل کیا جائے گا تاہم ملیا کے رشتہ داروں نے اس پر اعتراض کیا اور ایسا کرنے سے انکار کردیا۔ پولیس ان سے بات کر رہی تھی کہ ملیا کے بھتیجہ راجو نے اس کی لاش کو کندھے پر ڈالتے ہوئے اس کو شمشان گھاٹ لے جانے کی کوشش کی تاہم پولیس نے اس کو ایسا کرنے سے روک دیا۔ راجو اور دیگر ارکان خاندان نے دعوی کیا کہ دل کا دورہ پڑنے سے ملیا کی موت ہوگئی ہے۔ اس کی لاش کا پوسٹ مارٹم کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ملیا کی موت پر ان کو کسی پر شبہ بھی نہیں ہے۔ ان کے ارکان خاندان لاش کو شمشان گھاٹ لے جانے پر بضد تھے تاہم ملیا کے ارکان خاندان کو کافی سمجھانے کے بعد انہوں نے لاش کا پوسٹ مارٹم کرنے کیلئے لاش کو منتقل کرنے کی اجازت دی۔ پولیس نے ملیا کی مشتبہ موت کا معاملہ درج کرکے جانچ شروع کردی۔ ملیا کی بیوی نے پولیس سے کہا کہ اس کے شوہر نے رات میں اپنے گھر والوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا تھا تاہم صبح میں دیکھنے پر پتہ چلا کہ اس کی موت ہوگئی ہے۔ اس نے کہا کہ اس سلسلہ میں اس کو کسی پر بھی شبہ نہیں ہے۔

دہلی: جھگیاں ہٹانے کے معاملے پر عآپ کا بی جے پی دفتر کے باہر شدید احتجاجی مظاہرہ

نئی دہلی: 14/جنوری (ذرائع) دہلی کے مہرولی میں



جھگیوں کو ہٹانے کی کوشش نے ایک بار پھر ہنگامہ برپا کر دیا ہے۔ عآپ لیڈران و کارکنان نے ہفتہ کے روز دہلی میں بی جے پی دفتر کا گھیراؤ کرتے ہوئے شدید احتجاجی مظاہرہ کیا۔ حالانکہ اس دوران دہلی پولیس نے عآپ کارکنان کو روکنے کی کوشش کی اور پھر پولیس و مظاہرین کے درمیان تصادم بھی دیکھنے کو ملا۔ یہ مظاہرہ مہرولی کی جھگیوں میں رہ رہے لوگوں کو ڈی ڈی اے کی طرف سے نوٹس جاری ہونے کے بعد کیا جا رہا ہے۔ عآپ کارکنان نے الزام عائد کیا ہے کہ ایک طرف وزیر اعظم سب کو گھر دینے کا دعویٰ کر رہے ہیں اور دوسری طرف ان کی ہی پارٹی کے اشارے پر ڈی ڈی اے لوگوں کے گھروں کو توڑ رہا ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ مہرولی میں 100 سے زیادہ جھگیوں کو ہٹانے کے لیے ڈی ڈی اے نے نوٹس جاری کیا ہے۔ لوگوں کو متنبہ کیا گیا ہے کہ اگر وہ خود جھگی نہیں ہٹاتے تو ڈی ڈی اے بلڈوزر چلا کر اسے خالی کرائے گا۔ اس نوٹس پر اب عآپ نے سخت ردعمل کا اظہار کیا ہے اور جھگی باشندوں کے حق میں آواز بلند کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ عآپ رکن اسمبلی آتشی نے ڈی ڈی اے پر الزام عائد کیا ہے کہ اس نے مہرولی میں غلط ڈیمارکیشن کی ہے۔ انھوں نے کہا کہ لوک سبھا، اسمبلی اور حال ہی میں ہوئے ایم سی ڈی الیکشن میں یہاں بی جے پی لیڈران ووٹ مانگنے آئے تھے، تب انھوں نے وعدہ کیا تھا کہ جھگیاں نہیں ہٹیں گی، لیکن اب سبھی جھگی والوں کو نوٹس تھما دیا گیا ہے۔ آتشی نے متنبہ کیا کہ جب تک دہلی میں اروند کیجریوال حکومت ہے، بی جے پی ایک بھی جھگی پر بلڈوزر چلانے کی ہمت نہ کرے گی۔ جب تک ہر جھگی والے کو مکان نہیں مل جاتا، تب تک جھگی پر بلڈوزر نہیں چلے گا۔ ڈی ڈی اے رکن اور عآپ رکن اسمبلی سومناتھ بھارتی نے بھی ڈی ڈی اے کی کارروائی پر سوال اٹھایا ہے۔ انھوں نے کہا کہ ایم سی ڈی الیکشن کے فوراً بعد بی جے پی نے ایل جی دفتر کے ذریعہ سے ڈی ڈی اے کی طاقت کا غلط استعمال کرنا شروع کر دیا ہے۔ جھگی والوں کو جاری ہوا یہ نوٹس اسی طرح کی ضد کی ایک مثال ہے۔ مہرولی میں جھگیوں کو نوٹس کے ذریعہ کہا گیا ہے کہ 10 دن میں اسے خالی کر کے چلے جاؤ۔ ایسا نہ کرنے پر بلڈوزر چلانے کی دھمکی دی گئی ہے۔

حج خدمات کو معیاری بنانے سعودی وزارت حج وعمرہ کی کوشش

ہندوستان افغانستان، متحدہ عرب امارات سمیت متعدد ممالک سے معاہدے

جدہ: 14/جنوری (ذرائع) سعودی عرب میں وزارت حج وعمرہ کے نائب وزیر ڈاکٹر عبد الفتاح مشاطعلی نے کہا ہے کہ سعودی وزارت حج وعمرہ نے اس سال حج کے سیزن کے لیے وزارت کی ابتدائی تیاریوں کے ایک حصے کے طور پر کئی اسلامی ملکوں کے 15 وفود کے ساتھ حج کے متعدد معاہدوں پر دستخط کر دیئے ہیں۔ یہ معاہدے حج کی آمد کو آسان بنانے کی کوششوں کا ایک حصہ ہیں۔ معاہدوں کا مقصد ضیوف الرحمٰن کو فراہم کی جانے والی خدمات کے معیار کو بلند کرنا اور ان کے مذہبی اور ثقافتی تجربے کو بامعنی بنانا ہے۔ حج میں بہتر سہولیات کی فراہمی کی یہ کاوشیں بھی سعودی" ویژن 2030" کے اہداف کا ایک حصہ ہیں۔ ڈاکٹر مشعطلی نے" حج ایکسپو" کانفرنس اور نمائش کے موقع پر گفتگو میں کہا کہ دستخط کیے گئے حج معاہدوں میں ہر ملک کے لیے مختص کوٹے، ان ممالک سے آنے والے عازمین کے لیے بندرگاہیں اور آمد و روانگی کے ذرائع اور حج کے امور کو منظم کرنے والے اہم ترین طریقہ کار کو شامل کیا گیا ہے۔ نائب وزیر حج وعمرہ نے مصر، متحدہ عرب امارات، سینیگال، گھانا، چاڈ، تاجکستان، افغانستان، بھارت، تھائی لینڈ، جنوبی افریقہ،



کرغزستان، بینن، سری لنکا اور تنزانیہ کے وفد سے ملاقاتیں کی ہیں۔ ملاقات میں حجاج کرام کے امور سے متعلق متعدد امور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ دنیا بھر سے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ آنے والے ضیوف الرحمن کی خدمت کے لیے انتظامات اور تیاریوں پر بھی بات چیت کی گئی۔

کانگریس کے رکن پارلیمنٹ سنتوکھ سنگھ چودھری کا بھارت جوڑو یاترا کے دوران انتقال

جالندھر، 14 جنوری (ایجنسیز) جالندھر سے کانگریس کے لوک سبھا ممبر پارلیمنٹ سنتوکھ سنگھ چودھری کا ہفتہ کی صبح 'بھارت جوڑو یاترا' میں شرکت کے دوران انتقال ہوگیا۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق انہیں دل کا دورہ پڑا تھا۔ مسٹر چودھری کی موت کے بعد یاترا روک دی گئی ہے۔ پارٹی کے سابق صدر راہل گاندھی نے ایم ایل ایز رانا گرجیت سنگھ اور وجے اندر سنگلا کے ساتھ اسپتال میں ایم پی کے اہل خانہ سے ملاقات کی۔ ٹویٹر پر تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے، پنجاب کے وزیر اعلی بھگونت مان نے کہا "میں جالندھر سے کانگریس کے رکن پارلیمنٹ سنتوکھ سنگھ چودھری کے بے وقت انتقال پر بہت افسردہ ہوں۔ ایشور ان کی روح کو سکون عطا کرے۔ یاترا فلور علاقے سے گزر رہی تھی جب مسٹر سنگھ کو دل کا دورہ پڑا۔ معلوم ہوا ہے کہ وہ مسٹر گاندھی کے ساتھ جذام کے آشرم سے نکلے تھے، تبھی وہ بے ہوش ہو کر گر گئے۔ انہیں قریبی پھگواڑہ کے ویرک اسپتال لے جایا گیا، جہاں ڈاکٹروں نے انہیں مردہ قرار دیا۔ مسٹر چودھری کے بیٹے وکرم جیت سنگھ چودھری فلور اسمبلی حلقہ سے ایم ایل اے ہیں۔ مسٹر سنتوکھ سنگھ نے دو بار 2014 میں اور بعد میں 2019 میں لوک سبھا انتخابات جیتے تھے۔

کانگریس ایم پی کے اعزاز میں 'بھارت جوڑو یاترا ملتوی

نئی دہلی، 14 جنوری (ایجنسیز) کانگریس کے رکن پارلیمنٹ سنتوکھ سنگھ چودھری کے انتقال پر 'بھارت جوڑو یاترا ہفتہ کو ایک دن کے لیے ملتوی کر دی گئی۔ کانگریس کمیونیکیشن ڈپارٹمنٹ کے انچارج جے رام رمیش نے کہا کہ جالندھر کے ایم پی سنتوکھ سنگھ چودھری کے اچانک انتقال کی وجہ سے بھارت جوڑو یاترا کو 24 گھنٹے کے لیے ملتوی کر دیا گیا ہے۔ اب یاترا کل دوپہر جالندھر کے خالصہ کالج گراؤنڈ سے شروع ہوگی۔ قبل ازیں مسٹر رمیش نے ٹویٹ کیا کہ" جالندھر سے کانگریس کے 76 سالہ رکن پارلیمنٹ سنتوکھ سنگھ چودھری کا آج صبح بھارت جوڑو یاترا کے دوران اچانک دل کا دورہ پڑنے سے انتقال ہوگیا۔ ہم ان کے اہل خانہ کے تئیں اپنی گہری تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔"

بھکاریوں کو روزگار سے وابستہ کر کے کوٹہ شہر کو بھکاری سے پاک بنانے کی مہم

کوٹہ، 14 جنوری (ایجنسیز) راجستھان کے کوٹا شہر میں کرمیوگی سیوا سنستھان نے ضلع انتظامیہ کے تعاون سے کوٹہ شہر کو بھکاریوں سے پاک کرنے کی مہم شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس مہم کے تحت ضلع انتظامیہ کا تعاون لے کر کرمیوگی سیوا سنستھان ضرورت مند بھکاریوں کی شناخت کر کے انہیں کاروبار سے جوڑے گا تاکہ وہ بھیک مانگنے سے دور رہ کر اپنی زندگی گزار سکیں۔ کرم یوگی سیوا سنستھان کی طرف سے مکر سنکرانتی تہوار کے تحت چار روزہ فیسٹیول پروگرام کے ضمن میں جمعہ کے روز اس مہم کا باضابطہ آغاز کیا گیا جس میں ضلع کلکٹر او پی بنکر اور سماجی انصاف اور امپاورمنٹ ڈپارٹمنٹ کے افسران نے بھی شرکت کی۔ انسٹی ٹیوٹ کے صدر راجارام جین کرم یوگی نے بتایا کہ کوٹہ کو بھکاری سے پاک شہر بنانے کے لیے ضلع کلکٹر او پی بنکر نے جمعہ کے روز کرم یوگی سیوا سنستھان کے تعاون سے اور ضلع انتظامیہ، میونسپل کارپوریشن اور انتظامیہ کی ہم آہنگی سے اس مہم کا باضابطہ افتتاح کیا۔

کشمیر میں برفباری سے پیدا شدہ صورتحال سے فوری نمٹنا ضروری: ڈاکٹر فاروق عبداللہ

سری نگر 14 جنوری (ذرائع) نیشنل کانفرنس نے ڈویژنل انتظامیہ سے تازہ برفباری اور بارشوں کے نتیجے میں پیدا شدہ صورتحال سے فوری طور پر نمٹنے کی ہدایت کی ہے۔ پارٹی کے صدر ڈاکٹر فاروق عبداللہ (رکن پارلیمان) نے انتظامیہ پر زور دیا ہے کہ وہ برفباری کے نتیجے میں منقطع ہوئے علاقوں اور دیہات کے ساتھ سڑک روابط بحال کرنے کیلئے جنگی بنیادوں پر کام کریں۔ انہوں نے صوبائی کمشنروں اور ضلع ترقیاتی کمشنروں سے اپیل کی کہ وہ ذاتی طور پر عوام کی راحت رسانی کے اقدامات کی نگرانی کریں اور سرحدی علاقوں میں متعلقہ انتظامیہ اور فیلڈ سٹاف کو متحرک کریں اور ساتھ ہی ان علاقوں میں غذائی اجناس اور ادویات کا وافر سٹاک پہنچایا جائے۔ انہوں نے محکمہ بجلی کے حکام سے بھی اپیل کی کہ وہ جنگی بنیادوں ایسے علاقوں میں بجلی کی مکمل سپلائی بحال کریں جہاں برفباری سے ترسیلی لائینوں کو نقصان پہنچا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کرناہ، مژھل، ٹنگڈار، گریز، سنتھن، کپرن، شوپیان، پہلگام، مروہ، مڑون، دھچن اور بانہال کے پہاڑی علاقوں کے علاوہ دیگر دور دراز علاقوں میں جنگی بنیادوں پر برف ہٹائی جائے کیونکہ ان علاقوں میں قیام پذیر لوگوں کو آمد و رفت نہ ہونے کی وجہ سے کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ خصوصی طور پر بیماروں لانے لیجانے میں کافی مشکلات پیش آرہی ہیں۔ انہوں نے انتظامیہ پر زور دیا کہ ایسے علاقوں کیلئے ہیلی کاپٹر سروس میسر رکھی جائے جو وادی سے کٹ کر رہ گئے ہیں تاکہ ان علاقوں لوگ ایمرجنسی کی صورت میں اس سہولیات سے فائدہ اُٹھا سکیں۔ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے حکومت پر زور دیا کہ سونہ مرگ میں برفانی تودے کی زد میں آنے سے لقمہ اجل بنے مزدوروں کے لواحقین میں معقول اور مناسب ایکس گریشیا ریلیف فراہم کی جائے۔

امارات میں اتحاد ریل کا منصوبہ تکمیل کی طرف رواں دواں

امارات کے اتحاد ریل نیٹ ورک کا منصوبہ تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔ اربوں ڈالر کی لاگت سے مکمل ہونے والا یہ منصوبہ خلیجی ممالک کے اندر اور باہر آسان اور تیز رفتار زمینی رابطوں کا ذریعہ بنے گا۔ 1200 کلو میٹر پر محیط جدید ترین ریل نیٹ ورک کی بدولت تمام خلیجی ممالک کا باہم ریل رابطہ ہو سکے گا۔ جس سے امارات کے ساتھ ساتھ پورے خطے میں سماجی اور تجارتی سطح پر بھی غیر معمولی ترقی و پیش رفت دیکھی جا سکے گی۔ اب تک اس منصوبے پر کام ابوظبی سے الماھا تک مکمل ہو چکا ہے۔ قدرتی 'لینڈ سکیپ※ کا کلی نظارہ کرتے ہوئے اتحاد



ریل کے مسافر اس کے آپریشنل ہونے کے بعد اپنے سفروں کی خوشگوار اور آرام دہ تکمیل کر سکیں گے۔ اتحاد ریل کے بارے میں ایک ویڈیو میں بتایا گیا ہے کہ اتحاد ریل کس طرح طویل صحرا سے گذرے گی۔ نیز اس کا جنگل سے گذر ہوگا اور جنگلی حیات کو ریل کے مسافر آتے جاتے دیکھ سکیں گے۔ اتحاد ریل کے ترجمان کے مطابق اس امر کا بھی خیال رکھا جا رہا ہے کہ قدرتی مناظر اور جنگلی حیات پوری طرح بحال رہیں۔ اس مقصد کو پلوں کی تعمیر کے ذریعے یقینی بنایا جا رہا ہے کہ جنگلی حیات کو ٹرین کے گذرتے ہوئے بھی اپنے کوئی مسئلہ نہ ہو۔ اتحاد ریل کے آپریشنل ہونے سے ملکی تجارت کے لیے نئے امکانات اور آسانیاں پیدا ہوں گی اور ترقی کا پہیہ تیزی سے آگے بڑھے گا۔ واضح رہے اتحاد ریل کا منصوبہ دو تہائی تک اماراتی رابطوں کے حوالے سے مکمل ہو چکا ہے جبکہ 2030 تک یہ امارات کے تمام اہم شہروں کو باہم مربوط کر دے گا۔ پچھلے سال ماہ جون میں اعلان کیا گیا تھا کہ اتحاد ریل کا پہلا سٹیشن فجیرہ میں بنایا جائے گا جو امارات کے 11 حصوں سے جڑا ہوگا۔ اتحاد ریل کے مسافر محض 50 منٹ میں ابوظبی سے دبئی پہنچ سکیں گے اور ابوظبی سے فجیرہ کا سفر 100 منٹ میں مکمل ہوگا۔ اتحاد ریل کا پہلا مرحلہ مکمل ہو چکا ہے۔ تاہم امارات سے باہر اس کے ذریعے رابطوں کے لیے امارات اور اومان کے درمیان 3 ارب ڈالر کا ایک معاہدہ ہوا ہے، اس معاہدے کی بدولت اس کی اومان تک رسائی ہوگی۔ دو طرفہ سہولت کا یہ منصوبہ امارات اور اومان کی برابر کی شراکت داری کی بنیاد پر مکمل ہوگا۔ دونوں ریاستوں کے شہری اس سے یکساں فائدہ اٹھا سکیں گے۔ ابتدائی طور پر 303 کلو میٹر پر پھیلا ریل ٹریک تعمیر ہونے سے ابوظبی اور صحار کے تک منصوبہ مکمل ہوگا۔

سلامتی کونسل کے 11 ممالک کا طالبان سے خواتین پر عائد پابندیاں اٹھانے کا مطالبہ

سلامتی کونسل کے بند کمرہ اجلاس کے موقع پر 11 ارکان نے طالبان سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ افغانستان میں خواتین کے خلاف" تمام جابرانہ اقدامات" ختم کریں۔ سلامتی کونسل کے ارکان کی طرف سے بند کمرہ اجلاس کے بعد جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ" ہم طالبان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ خواتین اور لڑکیوں کے خلاف تمام جابرانہ اقدامات کو ختم کر دیں"۔ اجلاس میں جاپانی سفیر اشیکانی کمیھیرو نے بتایا کہ 11 اراکین میں البانیہ، برازیل، ایکواڈور، فرانس، گیبون، جاپان، مالٹا، سوئٹزرلینڈ، متحدہ عرب امارات، برطانیہ اور امریکا نے شرکت کی۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ یہ ممالک طالبان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ" خواتین اور لڑکیوں کے حقوق کا احترام کریں اور سیاست اور معیشت سے لے کر تعلیم اور عوامی مقامات تک معاشرے کے تمام شعبوں میں ان کی مکمل، مساوی اور بامعنی شرکت اور شمولیت کو یقینی بنایا جائے"۔ اس اعلامیے میں خاص طور پر خواتین اور لڑکیوں کو اسکولوں اور یونیورسٹیوں سے خارج کرنے اور مقامی اور بین الاقوامی این جی اوز کی جانب سے خواتین کی ملازمت پر پابندی کا حوالہ دیا گیا ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ 'این جی اوز' خواتین کے بغیر ان لوگوں تک نہیں پہنچ پائیں گی جہاں خواتین اور لڑکیوں کو ضروری مدد اور خدمات کی اشد ضرورت ہے۔" اس پابندی کی وجہ سے کئی انسانی تنظیموں نے اپنی سرگرمیاں معطل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ این جی اوز کی طرف سے یہ اعلان طالبان حکومت کے 24 دسمبر جاری فیصلے کے بعد کیا گیا۔ جمعے کے روز سلامتی کونسل کے اجلاس کے بعد جاری بیان پر دستخط کرنے والوں نے زور دیا کہ" افغانستان میں خواتین اور لڑکیوں کی صورتحال سلامتی کونسل کے ایجنڈے میں سرفہرست رہنا چاہیے۔" برطانوی سفیر باربرا ووڈورڈ نے میٹنگ شروع ہونے سے پہلے ٹویٹر پر کہا کہ آج ہم طالبان کے اقدامات پر ایک متفقہ بین الاقوامی ردعمل پر بات کریں گے۔" انہوں نے مزید کہا کہ" ہمارا مقصد انسانی تباہی کی طرف بڑھنے سے روکنا اور خواتین اور لڑکیوں پر عائد پابندیاں اٹھانا ہے۔"

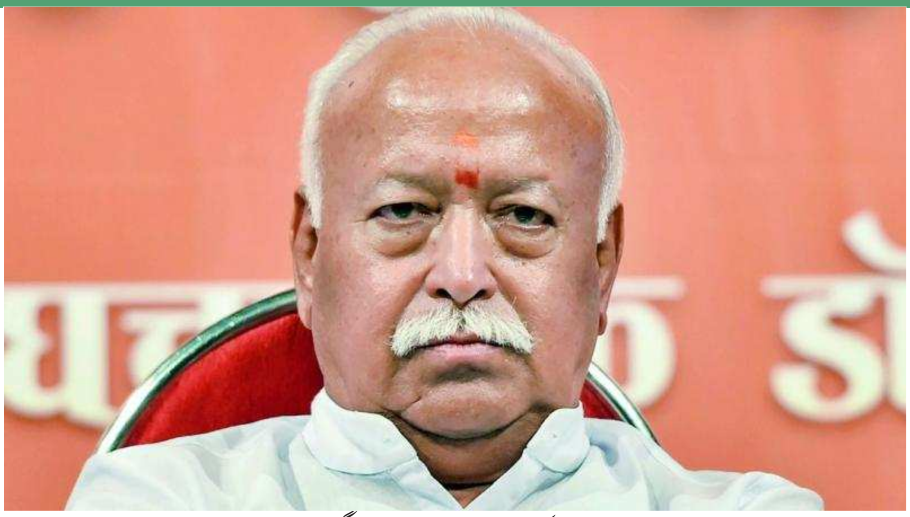
خواتین کی تعلیم کے حوالے سے مشاورت جاری ہے: ترجمان طالبان

کابل: افغان حکومت کے ترجمان ذبیح اللہ مجاہد نے کہا ہے کہ افغان حکومت خواتین کی تعلیم پر عائد پابندی کے حوالے سے مشاورت جاری ہے۔ ترجمان افغان حکومت ذبیح اللہ مجاہد نے ٹوئٹر پر بیان میں کہا کہ عالمی برادری کو افغانستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہیں کرنا چاہیے اور افغانستان سے تعاون جاری رکھنا چاہیے۔ ترجمان نے مزید کہا کہ طالبان حکومت خواتین کی تعلیم پر عائد پابندی ختم کرنے کے لیے کام کر رہی ہے۔ اسلامی تعاون تنظیم (او آئی سی) کی افغانستان میں خواتین کی تعلیم کے معاملے پر تشویش سمجھ سے باہر ہے۔ ہم او آئی سی سمیت تمام عالمی اداروں سے قریبی تعلقات چاہتے ہیں۔

www.asrehazir.com asrehazirportal
9908079301 9959279301 asrehazir@gmail.com

سرسنگھ چالک کی نصیحت

سید مجاہد حسین



بھارت کی سماجی و مذہبی ہندو تنظیم آر ایس ایس کے چیف موہن بھاگوت کا کہنا ہے کہ ملک میں کسی مسلمان کو ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے، نا تو یہاں اسلام خطرے میں ہے نا ہی مسلمانوں کو کوئی خطرہ ہے۔انہوں نے کہا کہ بھارت کا ہندو طبقہ وہ واحد قوم ہے جو قطعا جارحانہ نہیں ہے ۔انہوں نے اپنے خیالات ایک انٹرویو میں اس وقت ظاہر کئے جب اندرون ملک بھارت کے مسلمانوں کے خلاف منافرت پھیلانے کے بھارتیہ جنتا پارٹی، آر ایس ایس اور اس کی ذیلی تنظیموں کے خلاف کانگریس کے لیڈر راہل گاندھی بڑا محاذ کھولے ہوئے ہیں اور اپنی بھارت جوڑو یاترا کے دوران کئی بار وہ بی جے پی حکومت کو منافرت پھیلانے اور ملکی معیشت کو پیچھے دھکیلنے کے لئے ذمہ دار ٹھہرا چکے ہیں۔دراصل بھاگوت اپنے بیانوں کی وجہ سے اکثر سرخیوں میں رہتے ہیں۔اس سے پہلے انہوں نے ایک مدرسہ میں حاضری دی تھی اور مولانا عمیر الیاسی سے ملاقات کی تھی جس کی وجہ سے بھاگوت لوگوں کی تنقید و بحث کا مرکز بنے رہے۔لیکن اب ان کا بیان ایک بار پھر بحث کا موضوع بنا ہوا ہے۔تازہ بیان میں انہوں نے مسلمانوں کے حوالے سے کچھ باتیں کہیں، حقیقت سے دور لگتی ہیں۔

بحث یہ شروع ہوگئی ہے کہ ملک میں مسلمانوں کے ساتھ جس طرح کا خوف کا ماحول بنایا جارہا ہے اس کی حقیقت سے انکار اور نظر انداز کیوں کیا جارہا ہے۔اس میں نہ صرف ملک کے مسلمان شاکی ہیں بلکہ بیوروکریٹس سے لیکر ہزاروں بڑے دانشوروں کے نام ہیں جو مسلمانوں کے ساتھ متعصبانہ رویہ پر آنسو بہا رہے ہیں اور گاہے بہ گاہے وہ عدالتوں، وزیر اعظم مودی اور صدر جمہوریہ کی توجہ اس جانب مبذول کراتے رہتے ہیں کہ ملک میں نفرت کا ماحول پیدا کیا جارہا ہے جس کو روکا جانا نہایت ضروری ہے۔لوگ سوال پوچھ رہے ہیں کہ سنگھ سربراہ مسلمانوں کے خلاف زہر اگلنے والے اور ہندوؤں کو اکسانے والے بیانات جاری کرنے والوں پر کوئی لگام لگانے کی کوشش کیوں نہیں کرتے ؟ اکثر لوگوں کا سوال ہے کہ مسلمانوں میں اطمینان کیسے قائم ہو اور وہ کس بنیاد پر یہ کہہ سکیں کہ وہ ملک میں بے خوفی کی زندگی جی رہے ہیں !۔کہا جاتا ہے کہ پچھلے سات، آٹھ برسوں میں یہ خوف کئی گنا بڑھ گیا ہے۔پچھلے کچھ سالوں میں مساجد، مدارس اور خانقاہوں، مسلم املاک اور تاریخی عمارتوں پر اکثریتی طبقہ کے دعوؤں کی بات ہو، سی اے اے شہریت تبدیلی قانون ہو یا این آر سی (قومی رجسٹر سرٹیفکیٹ) کا ایشو ہو، پلیسیز آف ورشپ کے تحت دائر متنازع معاملات ہوں یا یکساں سول کوڈ کا مجوزہ پلان ہو، ماب لنچنگ کے پے در پے واقعات، دنگوں کے بعد ہونے والی مبینہ طور سے یک طرفہ پولس کارروائی ہو، یہ تمام چیزیں مسلمانوں میں خوف کی وجہ نہیں ہوسکتے ؟۔نیز یہ سوال ہے کہ کیا پے در پے ان سب ایشوز کے بعد مسلمانوں میں خود کو ہراساں کیے جانے کا کوئی احساس پیدا نہیں ہوسکتا؟ کیا ان سب کے باوجود بھی مسلمانوں میں اطمینان باقی رہ سکتا ہے؟۔

یہ وہ سوالات ہیں جو اب بھاگوت کے بیان کے بعد کئی حلقوں کی جانب سے اٹھ رہے ہیں۔سیکولر طبقے کا کہنا ہے کہ کیا بھاگوت صاحب کو یہ سوال ان لوگوں سے نہیں کرنا چاہئے جو"لو جہاد"۔"لباس سے پہچانے۔"جیسے ہراساں کرنے والے جملے کہہ کر یا پھر غیر ملکی کا طعنہ دے کر ملک کے مسلمانوں میں بے چینی پیدا کرتے رہے ہیں ؟ ۔پرگیہ سنگھ، ساکشی مہاراج اور ڈاسنا کے مہنت یتی نرسنگھا نند جیسے زہر اگلنے والے زعفرانی لیڈروں کے بیانات کے بارے میں کیا کہا جائیگا؟

بہرکیف، آر ایس ایس سربراہ بھاگوت کے تازہ بیان کے تناظر میں ناقدین کے اس خیال کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کہ کانگریس لیڈر راہل گاندھی کی یاترا ملک میں نفرت کے خلاف جو بگل پھونکے ہوئے ہے اس سے زعفرانی جماعتیں بشمول بی جے پی، سبھی خائف اور بوکھلائے نظر آرہے ہیں اور اس سے یہ حقیقت بھی اب ملک پر افشاں ہو رہی ہے کہ ایک طبقہ کے خلاف خوف کی سیاست کرکے ملک کو بے وقوف بنانے کا کام صرف اس لئے کیا جارہا ہے، تاکہ ملک کے اقتصادی حالات سے توجہ ہٹائی جاسکے اور نفرت کی سیاست کے سہارے اقتدار پر سوار رہا جائے !۔سرسنگھ چالک کی مسلمانوں کو یہ نصیحت کہ'ہم افضل ہیں کا مسلمان گمان چھوڑ دیں' بیجا ہے، مسلمانوں سب اقوام کو ساتھ لے کر چلنے اور ان سے محبت کرنے والی ہے، اور اسلام بھی کسی سے نفرت کرنے کی تعلیم نہیں دیتا جیسا کہ ملک میں دیکھا جارہا ہے !۔

بھارت جوڑو یاترا انٹرنیشنل میڈیا کی نظر میں

از: امام علی فلاحی



ملک ہندوستان میں انڈین نیشنل کانگریس کے رہنما اور رکن پارلیمان راہل گاندھی کی بھارت جوڑو یاترا کے ایک سو بارہ دن مکمل ہو چکے ہیں، جسے مسٹر راہل چار مہینوں سے جاری رکھے ہوئے ہیں۔یہ پیدل یاترا سات ستمبر کو جنوبی ریاست تمل ناڈو کے شہر کنیا کماری سے شروع ہوئی تھی۔جس نے اب تک تقریباً 3000 کلو میٹر کا سفر طے کرلیا ہے۔

لیکن قابل ذکر بات یہ ہے کہ یہ یاترا صرف ایک قومی معاملہ ہی نہیں بلکہ ایک انٹرنیشنل معاملہ بن چکا ہے، ملک ہندوستان کی میڈیا تو اسے اپنے حساب سے دکھا ہی رہی ہے، لیکن اسکے علاوہ دیگر ممالک کی میڈیا میں بھی راہل گاندھی کے اس سفر کو جگہ دے رہی ہے اور اس یاترا پر لب کشائی کی جارہی ہے۔

آیئے ذرا دیکھتے ہیں کہ بین الاقوامی میڈیا راہل گاندھی کی اس بھارت جوڑو یاترا کو کس انداز سے پیش کرتی ہے۔

جرمنی کے براڈ کاسٹر DW نے گذشتہ مہینے دسمبر کے دوسرے ہفتے میں لکھا تھا کہ" کانگریس پارٹی اس یاترا کے ذریعے مہنگائی اور بے روزگاری کو دور کر کے نہ صرف اپنی کھوئی ہوئی سیاسی طاقت حاصل کرنا چاہتی ہے بلکہ وہ راہل گاندھی کو ایک بہترین لیڈر کی شکل میں بھی فائز کرنا چاہتی ہے۔

اسکے علاوہ بھی DW لکھتا ہے"ایک سیاسی پارٹی جس نے اپنے سو سال کے لمبے تاریخ میں سے زیادہ تر وقت ہندوستانی سیاست کو ایک راہ دکھائی ہے، اسی طرح اب وہ دوبارہ 2024 کے عام انتخاب سے پہلے کسی بھی طرح خود میں ایک نئی جان پھونکنے کی کوشش کر رہی ہے۔"

امریکہ کے اخبار نیویارک ٹائمز کے ایک مشہور صحافی سمیر یاسر نے بھارت جوڑو یاترا میں چل کر عام لوگوں میں اسکے اثر کو بھانپنے کی کوشش کی ہے۔نیویارک ٹائمز میں سمیر یاسر لکھتے ہیں کہ"اب جب عام چناؤ ہونے میں سولہ مہینے باقی ہیں تو راہل گاندھی کی یہ یاترا اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ ہندوستان کی اپوزیشن مودی اور بی جے پی کے عزائم کو روکنے میں کامیاب ہوجائے گی"۔

پاکستانی اخبار DAWN لکھتا ہے کہ"راہل گاندھی اپنی بھارت جوڑو یاترا کے ذریعے اپنی پارٹی اور ملک کی خستہ حالت کو سدھارنے کی کوشش کر رہے ہیں"۔

برطانیہ کے اخبار The guardian میں لندن اسکول آف اکنامکس کے ایک پروفیسر کا مضمون شائع ہوا، جس میں وہ لکھتی ہیں کہ" وہ خود اس یاترا کے ساتھ چلی تھیں، وہ لکھتی ہیں کہ یہ یاترا بہت ہی دلچسپ تھا کیونکہ اس میں الگ الگ زبان اور مختلف ثقافت و روایت کے لوگ شامل تھے"۔

پتہ یہ چلا کہ راہل گاندھی کی یہ بھارت جوڑو یاترا بین الاقوامی میڈیا کی نظر میں اس بات کی جانب اشارہ کر رہی ہے کہ راہل گاندھی اپنی اس یاترا کے ذریعے ملک کی بحالی کرنا چاہتے ہیں، امن و امان قائم کرنا چاہتے ہیں، ملک سے مہنگائی اور بے روزگاری کو ختم کرنا چاہتے ہیں اور خاص طور سے آئندہ آنے والے الیکشن (2024) میں خود کی کامیابی چاہتے ہیں۔

قارئین ! جیسے جیسے راہل گاندھی کی بھارت جوڑو یاترا آگے کو بڑھ رہی ہے اور راہل گاندھی کا پیغام محبت جتنی تیزی سے پھیل رہا ہے اسکا اندازہ بھی نہیں لگایا جاسکتا ہے۔

کیونکہ راہل گاندھی کی یہ بھارت جوڑو یاترا اب محض کوئی کانگریس پارٹی کا ایک پروگرام نہیں رہ گیا ہے، بلکہ یہ یاترا ہر اس ہندوستانی کی یاترا بن چکی ہے جو ہندوستان کو جوڑنا چاہتے ہیں، آئے دن اس یاترا میں بڑھتی بھیڑ اس بات کی جانب اشارہ کر رہی ہے کہ راہل کا پیغام محبت پھیل رہا ہے اور لوگ اس یاترا سے جڑ رہے ہیں۔

لیکن اب اسی کو دیکھتے ہوئے مخالفین کی جانب سے بھی بھارت توڑو یاترا شروع ہو چکی ہے۔یہی وجہ ہے کہ بہار کے وزیر اعلیٰ نتیش کمار اور راجستھان کے وزیر اعلیٰ اشوک گہلوت کے قول کے مطابق وزیر اعظم نریندر مودی فی الحال راہل گاندھی کی بھارت جوڑو یاترا سے قدرے سہمے ہوئے ہیں، انہیں ڈر ہے کہ کہیں 2024 کے الیکشن میں راہل گاندھی مودی سرکار کو جھٹکا نہ دے دیں۔اسی وجہ سے نتیش کمار نے کہا تھا کہ وزیر اعظم نریندر مودی راہل گاندھی کی یاترا کو کورونا مہاماری کا حوالہ دے کر بند کرانا چاہتے ہیں کیونکہ راہل اپنی یاترا کے ذریعے لوگوں میں بہت ہی معروف و مشہور ہو رہے ہیں اور لوگ بھی اس یاترا کی جانب بھارت کو جوڑنے کے واسطے کھچے چلے آرہے ہیں۔

ملک کے دو ستون
مقننہ اور عدلیہ: باہم برسرِ پیکار

ڈاکٹر سلیم خان، ممبئی

ہندوکوڈ بل کو یکساں سول کوڈ بنانا ممکن نہیں ہے کیونکہ سارے ہندوسماج کا کسی ایک قانون پر اتفاق نہیں ہے۔ مودی دور حکومت میں سنگھ پریوار نے ایک ایک کرکے یکساں سول کوڈ کے علاوہ اپنے ترکش میں موجود سارے تیر استعمال کرلیے۔ یہی وجہ ہے کہ اب عوام کو رام مندر یا کشمیر کی دفعہ 356 میں کوئی دلچسپی نہیں رہی ہے۔ حکومت چاہتی ہے کہ آئندہ انتخاب سے قبل یونیفارم سول کورڈ کا کارڈ بھی کھیل کر اسے بے کار کردیا جائے تاکہ بعد والوں کے لیے کچھ نہ بچے۔ یکساں سول کوڈ سے سارے پرسنل لاز کو خطرہ لاحق ہے لیکن چونکہ دیگر مذاہب کے ماننے والوں کو اپنے دین پر عمل کرنے میں کوئی خاص دلچسپی نہیں ہے اس لیے کسی کو اس سے پریشانی محسوس نہیں ہوتی۔ یکساں سول کوڈ کے نتیجے میں ہندوکوڈ بل بھی کالعدم ہو جائے گا۔ ہندوکوڈ بل کو یکساں سول کوڈ بنانا ممکن نہیں ہے کیونکہ سارے ہندوسماج کا کسی ایک قانون پر اتفاق نہیں ہے۔ ان کے یہاں ہر برادری کی اپنی روایت ایک دوسرے سے مختلف ہیں اور وہ اسی کے مطابق زندگی گزارتے ہیں۔ اس کے دو ثبوت تعدد ازدواج اور کم عمر کی شادیاں ہیں۔ تعدد ازدواج کی اجازت مسلم پرسنل لا میں تو ہے مگر ہندو مرد کو یہ سہولت حاصل نہیں ہے۔ اس کے باوجود وہ اس معاملے میں مسلمانوں سے پیچھے نہیں ہیں اور قبائلی علاقوں میں تو تعدد ازدواج کی شرح دونوں سے کہیں زیادہ ہے۔

کم عمر کی شادیوں کا بھی یہی حال ہے۔ اسلامی شریعت کے مطابق پندرہ سال کی لڑکی یعنی سن بلوغت پر نکاح کی اجازت ہے اور ہندوؤں کے لیے یہ قید اٹھارہ سال ہے لیکن ان کے سماج میں کم عمری کی شادیوں کا رواج مسلمانوں سے کہیں زیادہ ہے۔ اس لیے اس امکان کو مسترد نہیں کیا جاسکتا کہ یکساں سول کوڈ نافذ ہو جانے کے بعد جس طرح آج ہندوسماج ملک کے قانون کی خلاف ورزی کرتا ہے اسی طرح مسلم سماج بھی لازماً کرے گا۔ اس لیے کہ اس کو تو اپنی شریعت پر چلنا ہی ہے۔ حکومت ہند کو بھی اس حقیقت کا احساس ہے۔ مسلمان جب بھی ریزرویشن کا مطالبہ کرتے ہیں تو انہیں اس سے محروم رکھنے کی خاطر یہ دلیل پیش کی جاتی ہے کہ ان کے دین میں نسلی امتیاز نہیں ہے اس لیے وہ ریزرویشن کی سہولت سے استفادہ نہیں کرسکتے۔ یعنی اس حقیقت کو تسلیم کیا جاتا ہے کہ دین اسلام دیگر ادیان سے ممتاز ہے۔ وہ انسانوں کے درمیان بھید بھاؤ نہیں کرتا۔ دین اسلام کا یہ امتیاز اس کی شریعت کے سبب ہے اس لیے اس کی منفرد حیثیت کو تسلیم کرکے ایک سہولت سے محروم کرنا درست ہے تو انہیں اپنی شریعت پر عمل کرنے سے روکنا سراسر ظلم بھی ہے۔

ہم دو ہمارے دو کی یہ موجودہ حکومت بلند بانگ وعدے کرکے اقتدار میں تو آگئی مگر عوامی فلاح و بہبود کا کوئی ٹھوس کام کرنے میں پوری طرح ناکام رہی ہے۔ اسی لیے اس کو اپنی ناکامی چھپانے کے لیے کبھی سرجیکل اسٹرائیک تو کبھی رام مندر یا کبھی کشمیر تو کبھی یکساں سول کوڈ کا راگ الاپنا پڑتا ہے۔ ہندو ووٹرس کی خوشنودی کی خاطر مسلمانوں کو سبق سکھانے کا نعرہ لگایا جاتا ہے اور وہ لوگ سارے دکھ درد بھول کر جھانسے میں آجاتے ہیں۔ اس کی سب سے واضح مثال گجرات کے حالیہ انتخاب میں بی جے پی کی زبردست کامیابی ہے لیکن اس سے پہلے بھی ایسا کئی مرتبہ ہو چکا ہے۔ نوٹ بندی کے بعد اتر پردیش کا صوبائی انتخاب ہوا تو مودی جی نے عوام سے کہنا شروع کیا کہ دیکھا سب کو لائن میں لگا دیا کہ نہیں؟' یہ سن کر جن سرمایہ داروں کے تئیں عام لوگوں میں نفرت تھی وہ اپنا دکھ درد بھول کر خوش ہو گئے اور بی جے پی کو اتر پردیش میں غیر معمولی کامیابی سے نواز دیا۔ فی الحال مودی اور ان کی ٹیم نے اس طرح اپنے ووٹرس کے جذباتی استحصال میں مہارت حاصل کرلی ہے اور یکساں سول کوڈ کے ذریعہ بھی وہ یہی سب کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

یکساں سول کوڈ میں کتنا دم خم ہے اور اس سے کتنا سیاسی فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے یہ جاننے کے لیے بی جے پی نے ایوانِ بالا (راجیہ سبھا) میں اپنے رکن پارلیمنٹ کروڑی لال مینا کے ذریعہ یونیفارم سول کوڈ ان انڈیا بل 2020 کو پیش کروادیا۔ اس پرائیویٹ ممبر بل کو حزب اختلاف کے احتجاج کا سامنا کرنا پڑا لیکن جب ایوان کا صدر اپنی مٹھی میں ہو تو ڈر کس بات کا؟ بی جے پی نے پہلے تو اتراکھنڈ اور پھر گجرات میں یکساں سول کوڈ کا وعدہ کیا۔ اس کے خلاف مسلمان میدان میں نہیں اترے تو یہ کھیل بے فائدہ رہا۔ حزب اختلاف نے بھی یہ کہہ کر اسے نظر انداز کردیا کہ فی الحال مرکز میں بی جے پی سرکار ہے لہٰذا یہ اس کے کرنے کا کام ہے۔ بی جے پی اس معاملے میں پیش قدمی کیوں نہیں کرتی؟ اس سوال نے ان کے غبارے کی ہوا نکال دی اس لیے مرکزی سطح پر بھی کوئی نہ کوئی علامتی اقدام کرنا ضروری ہوگیا۔ اس ضرورت کے پیش نظر بی جے پی نے یونیفارم سول کوڈ کی تیاری کی اور پورے بھارت میں اس کے نفاذ سے جڑے معاملات کے لیے قومی معائنہ اور تحقیقاتی کمیٹی کی تشکیل کی درخواست کا پرائیویٹ ممبر بل پیش کروایا۔

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یکساں سول کوڈ سے مسلم پرسنل لا سمیت تمام عائلی قوانین کو خطرہ لاحق ہے لیکن فی الحال تو اس حکومت میں عدلیہ کی آزادی بھی خطرے میں ہے۔ مقننہ اور عدلیہ کے درمیان ایک سرد جنگ چھڑی ہوئی ہے اور مرکزی حکومت چاہتی ہے کہ ای ڈی، سی بی آئی اور الیکشن کمیشن کی مانند عدلیہ کی خودمختاری پر بھی شب خون مار کر اسے اپنا غلام بنالے۔ وزیر قانون کرن رجیجو کے ذریعہ آئے دن عدلیہ کو آڑے ہاتھوں لینا اس حقیقت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ عدلیہ اور مقننہ کے درمیان چپقلش کا تازہ ثبوت چند دن قبل وزیر قانون کرن رجیجو کا سپریم کورٹ کو دیا جانے والا ایک نہایت نامعقول مشورہ ہے۔ کرن رجیجو کو یہ حق ہی نہیں کہ وہ عدالتِ عظمیٰ سے یہ کہیں کہ ضمانت اور مفادِ عامہ کی درخواستوں کی سماعت نہ کی جائے۔ وزیر موصوف نے اس کی وجہ یہ بتائی چونکہ زیر التوا مقدمات بہت زیادہ ہیں اس لیے سپریم کورٹ کو اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔

ملک میں فی الحال کتنے مقدمات زیر سماعت ہیں اور کیوں؟ اس کے بارے عدالت سے زیادہ کوئی نہیں جانتا۔ اس سنگین صورتحال کے لیے حکومت کے ذریعہ دائر کردہ بے شمار مقدمات ذمہ دار ہیں جنہیں سیاسی مفادات کے حصول کی خاطر قائم کیا جاتا ہے اور حکومت ان کو ٹال مٹول کرکے بے انتہا طوالت دے دیتی ہے۔ بے قصور لوگوں پر یو اے پی اے لگا کر انہیں پریشان کیا جاتا ہے۔ اس کی دوسری وجہ ججوں کے تقررات میں سرکاری آنا کانی ہے۔ عدالت عظمیٰ سے لے کر نچلی عدالتوں تک کئی اسامیاں خالی پڑی ہیں لیکن حکومت ان کو پُر نہیں کرتی۔ اس لیے حکومت نے اول تو اپنی نااہلی اور خرمستی کے سبب حالات بگاڑ کر رکھ دیے اوپر سے عدالت کو پروچن دے رہی ہے کہ اسے کیا کرنا چاہیے اور کیا نہیں۔ جس معاملے میں وزیر قانون نے یہ مشورہ دیا اس کو جان کر بیک وقت رونا بھی آتا ہے اور ہنسی بھی آتی ہے۔ کرن رجیجو کو منہ توڑ جواب دیتے ہوئے چیف جسٹس آف انڈیا ڈی وائی چندر چوڑ کی بنچ نے کہا کہ شخصی آزادی "قیمتی اور اٹوٹ حق" ہے۔ بنچ نے یہ بھی کہا کہ اگر ہم یہاں اپنے ضمیر کی آواز سننے کے لیے نہیں ہیں تو پھر کس لیے ہیں؟

ہندوستان کی نچلی عدالتیں حکومت کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کیسے احمقانہ فیصلہ کرتی ہیں اس کا ایک نمونہ اس وقت سامنے آیا جب اتر پردیش میں سرکاری بجلی کے محکمہ میں برقی آلات چوری کرنے کے نو معمولی مقدمات میں اٹھارہ سال کی جیل کاٹنے والے اکرم کی درخواست زیر سماعت تھی اور رجیجو کہہ رہے تھے کہ اس پر عدالت اپنا وقت ضائع نہ کرے مگر بنچ نے کہا کہ سپریم کورٹ کے لیے کوئی بھی کیس چھوٹا نہیں ہوتا۔ عدالتِ عظمیٰ نے الہ آباد ہائی کورٹ کے اس احمقانہ حکم کو رد کردیا جس میں ہدایت دی گئی تھی کہ نو مقدمات میں سے ہر ایک میں فی کس دو سال کی سزا ایک ساتھ چلے گی۔ اس طرح اٹھارہ سال کی سزا کا فیصلہ غلط قرار دے دیا گیا۔ سپریم کورٹ نے اس کی سزا کو کم کرنے کے بعد کہا کہ برقی آلات کی چوری قتل کا جرم نہیں ہے اور ہائی کورٹ کے اس نامناسب فیصلے پر برہمی کا اظہار کیا۔ یہ فیصلہ گوکہ ٹرائل کورٹ نے کیا تھا مگر ہائی کورٹ نے بھی اس کی تائید کردی تھی۔ اس لیے عدالتِ عظمیٰ نے پوچھا کہ کیا کسی شخص کو برقی آلات کی چوری کرنے پر اٹھارہ سال کے لیے جیل بھیجا جاسکتا ہے؟ کیا یہ کوئی قتل کا جرم ہے؟ ایسی صورت میں اگر مجرم کی سزا میں کمی نہ کی جائے تو یہ اس کے حقوق چھیننے کے مترادف ہے۔

سپریم کورٹ نے مزید کہا کہ کم از کم ہائی کورٹ کو یہ تسلیم کرنا چاہیے کہ مجرم کو مناسب انصاف نہیں دیا گیا ہے۔ اکرم چونکہ اب تک دو سال سے زیادہ کی سزا مکمل کرچکا ہے اس لیے عدالتِ عظمیٰ نے اس کے جیل سے نکلنے کا راستہ ہموار کردیا ہے۔ یہ تو ایک ایسا معاملہ ہے جس میں عدالت کا فیصلہ ہی احمقانہ تھا۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ اگر ملزم اکرم نہ ہوتا یا یوگی برسرِ اقتدار نہ ہوتے تو اس طرح کا فیصلہ ہی نہ ہوتا۔

عدالتی احکامات کی عمل برداری میں بھی حکومت تساہلی کرتی رہی ہے۔ اس جانب توجہ دلاتے ہوئے سبکدوشی سے قبل سابق چیف جسٹس این وی رمن نے دہلی کے وگیان بھون میں وزرائے اعلیٰ اور ہائی کورٹس کے چیف جسٹس کی مشترکہ تقریب میں کہا تھا کہ "عدالت کے فیصلے حکومتوں کے ذریعہ برسوں نافذ نہیں کیے جاتے ہیں۔ عدالتی اعلانات کے باوجود قصداً غیر فعالیت ملک کے لیے ٹھیک نہیں ہے۔ انہوں نے تسلیم کیا کہ پالیسی بنانا عدلیہ کے دائرہ اختیار میں نہیں ہے لیکن اگر کوئی شہری اپنی شکایت لے کر ہمارے پاس آتا ہے تو عدالت انکار نہیں کرسکتی" اس واضح نصیحت کے باوجود اپنی اصلاح کرنے کے بجائے کرن رجیجو عدالت کو بن مانگے کا پروچن دے رہے ہیں جو کہ کچرے کی ٹوکری میں ڈالے جانے کا مستحق ہے۔

وزیر قانون کرن رجیجو کی زبان درازی اپنے حدود سے تجاوز کر رہی ہے۔ انہوں نے پچھلے دنوں ایوان بالا میں عدالتوں میں زیر التواء مقدمات کی تعداد پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے سارا الزام عدلیہ پر ڈال دیا اور اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے ججوں کی تقرری کے لیے کالجیم نظام کی جگہ نیا نظام نافذ کرنے پر زور دیا۔ ان کے مطابق ملک کی عدالتوں میں زیر التوا مقدمات کی تعداد پانچ کروڑ کے قریب ہے۔ اس کے لیے ذمہ دار بہت سارے اسباب میں سب سے بڑا سبب ججوں کی تقرری کا کالجیم نظام ہے۔ حکومت وقت کو شکوہ ہے کہ ججوں کی تقرری سرکاری دائرہ اختیار سے باہر ہے۔ رجیجو کے اس مسئلہ کو قابو میں کرنے کے لیے ایوان پارلیمان کے دونوں ایوان کالجیم سسٹم کی جگہ نیشنل جوڈیشل اپائنٹمنٹ کمیشن کی وکالت کرتے ہیں۔ اس کی تشکیل کا بل متفقہ طور پر ایوان نے منظور کیا تھا تاہم سپریم کورٹ کی آئینی بنچ نے اسے مسترد کردیا۔ عدلیہ کی آزادی کو پامال کرنے کی غیر آئینی کوشش کو اگر عدالت عظمیٰ نے مسترد کیا تو کیا غلط کیا؟ یہ اس کا حق ہے لیکن رجیجو نے وقتاً فوقتاً ملک کی مختلف شخصیات کے ذریعہ اس قدم کو غلط قرار دینے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ نظام ملک اور ایوان کی سوچ کے مطابق نہیں ہے۔

ہندوستان کی تاریخ میں ایوان میں عدلیہ کی خودمختاری پر یہ سب سے بڑا حملہ تھا اس لیے سپریم کورٹ کیسے خاموش رہ سکتا تھا۔ کالجیم سسٹم کے حوالے سے وزیر قانون کرن رجیجو کی تنقید پر سپریم کورٹ نے سخت برہمی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ "ایسا نہیں ہونا چاہیے تھا" اس کے ساتھ ہی کورٹ نے اس بات پر ناراضی ظاہر کی کہ کالجیم کی سفارش کے باوجود حکومت اعلیٰ عدالتوں میں ججوں کی تقرری میں تساہلی اور آنا کانی کا مظاہرہ کررہی ہے۔ یعنی حکومت کا معاملہ الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے جیسا ہے۔ جسٹس سنجے کشن کول کی قیادت میں دو رکنی بنچ نے رجیجو کے جواب میں کہا کہ کالجیم کے ذریعہ نام بھیجے جانے کے باوجود حکومت ججوں کی تقرریاں نہیں کررہی ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ کیا 'نیشنل جوڈیشل اپائنٹمنٹ کمیشن' کے نافذ نہ ہونے کی وجہ سے ناراضی کے طور پر ایسا کیا جارہا ہے؟ انہوں نے نفس مسئلہ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ ناموں کو منظوری نہیں دی جارہی ہے سسٹم کام کیسے کرے گا؟ کچھ نام تو ڈیڑھ دو سال سے زیر التواء ہیں۔ اس پر عدلیہ اپنی ناراضی کا اظہار بھی کرچکی ہے۔ جسٹس کول کے مطابق ایسا لگتا ہے کہ حکومت نیشنل جوڈیشل اپائنٹمنٹ کمیشن کے نافذ نہ ہونے کی وجہ سے ناراض ہے اس لیے کالجیم کے سفارش کردہ ناموں کو منظور نہیں کیا جاتا۔

ملک کی اس سے زیادہ ابتر صورتحال اور کیا ہوسکتی ہے کہ مقننہ اور عدلیہ سرعام ایک دوسرے سے برسرِ پیکار ہیں۔ اس معاملے کو اندرونِ خانہ حل کرنے کے بجائے چوراہے پر لایا گیا۔ ٹائمز ناؤ پر وزیر قانون کرن رجیجو کے انٹرویو نے عدلیہ کو تشویش کا شکار کردیا اور اسے حکومت کو خبردار کرنا پڑا کہ کالجیم سسٹم پر کسی کو تحفظات ہو سکتے ہیں مگر جب تک یہ نافذ ہے، یہی ملک کا قانون ہے۔ دراصل سماعت کے دوران سپریم کورٹ بار اسوسی ایشن کے صدر اور سینئر ایڈووکیٹ وکاس سنگھ نے بنچ کی توجہ وزیر قانون کرن رجیجو کے ان تبصروں کی جانب مبذول کرائی۔ وکاس سنگھ کے مطابق رجیجو نے سپریم کورٹ پر برہمی کا اظہار کرتے ہوئے انٹرویو میں کہا کہ "یہ کبھی مت کہنا کہ حکومت فائلوں کو دبا کر بیٹھی ہے، اگر ایسا ہے تو حکومت کے پاس فائل مت بھیجیے، آپ خود تقرری کرلیجیے، خود سب کچھ کیجیے" وزیر کے اس تبصرہ پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے جسٹس کشن کول نے کہا کہ "جب کوئی اعلیٰ عہدہ پر فائز ذمہ دار شخص اس طرح کی بات کرتا ہے تو۔۔۔۔ایسا نہیں ہونا چاہیے تھا" اس کے ساتھ ہی جج نے سرکاری وکیل کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ "اٹارنی جنرل صاحب، میں نے اب تک میڈیا کی رپورٹوں کو نظر انداز کیا، مگر یہ بہت ہی اعلیٰ عہدہ پر فائز شخص کی طرف سے آرہا ہے۔ وہ بھی ایک انٹرویو میں (فی الحال) میں اس کے علاوہ کچھ نہیں کہہ رہا ہوں"۔

جسٹس کول نے اٹارنی جنرل اور سالیسٹر جنرل کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ وہ "بنچ کے جذبات" سے حکومت کو آگاہ کردیں اور اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ ملک کے قانون کی پاسداری ہو۔ قانون بنانے والوں کو قانون پامال کرنے سے روکنے اور تنبیہ کرنے سے زیادہ شرمناک بات اور کیا ہوسکتی ہے؟ کورٹ نے اٹارنی جنرل اور سالیسٹر جنرل کو مخاطب کرتے ہوئے یہ دھمکی بھی دی کہ "آپ دونوں ہی اتنے سینئر ہیں کہ بنچ کے جذبات سے حکومت کو آگاہ کردیں اور مہربانی کرکے مسئلے کو حل کریں، ہمیں اس سلسلے میں کوئی فیصلہ کرنے پر مجبور نہ کریں"، بنچ نے حکومت کو آگاہ کیا کہ اس سلسلے میں توہین عدالت کا نوٹس جاری نہ کرکے عدالت تحمل کا مظاہرہ کررہی ہے۔ اس کا مطلب صاف ہے کہ اگر حکومت کا یہ رویہ جاری رہتا ہے تو اس پر توہین عدالت کا مقدمہ چلے گا اور وزیر قانون کو کٹہرے میں کھڑا ہو کر اپنا دفاع کرنا ہوگا۔

اتفاق سے اس بنچ میں جسٹس اے ایس اوکا بھی شامل تھے جو گزشتہ سال بنگلور ایڈووکیٹس ایسوسی ایشن کے ذریعہ حکومت کے خلاف داخل کردہ توہین عدالت کی پٹیشن پر سماعت کرچکے ہیں۔ مذکورہ ادارے نے کالجیم کی سفارش کے باوجود گیارہ ججوں کے ناموں کو منظوری نہ دینے پر حکومت کے خلاف یہ پٹیشن داخل کی تھی۔ اسوسی ایشن نے نشان دہی کی کہ حکومت کا یہ رویہ سپریم کورٹ کے سابقہ حکم کی خلاف ورزی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ حکومت کے لیے لازمی ہے کہ جن ناموں کو کالجیم دوبارہ بھیج دے انہیں تین سے چار ہفتوں میں منظور کرلیا جائے۔ اس تنازعہ سے ظاہر ہے کہ نہ صرف پرسنل لا بلکہ عدلیہ کی خودمختاری پر بھی فی الحال خطرے کے گہرے بادل منڈلا رہے ہیں۔ مودی جی اقتدار سے دستبردار ہونے سے قبل ملک کو کہاں لے جا کر چھوڑیں گے یہ خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔